Postal Reg No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54

شمارہ 31

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 250 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

26 جمادی الثانی 1426 ہجری 2 ظہور 1384 ہش 2 اگست 2005ء

قادیان 30 جولائی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل سے جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو چکا ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تینوں روز خطاب فرمایا۔ جلسہ کی رپورٹس انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں دی جائیں گی۔ احباب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و تندرستی و درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم ایّد امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

مہمانوں کو اس طرح کا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے جو میزبانوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو

جلسے کی برکات اور دعاؤں سے جھولیاں بھر کر جائیں اس سے اعلیٰ اور کوئی سامان نہیں جو آپ حاصل کر سکتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 جولائی 2005 بمقام جلسہ گاہ جلسہ سالانہ برطانیہ یو کے 05

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ باقاعدہ جلسہ سالانہ یو کے کی ابتداء ہونے والی ہے۔ لیکن جلسے کی گہما گہمی کئی دن پہلے سے شروع ہو چکی ہے۔ فرمایا گزشتہ خطبہ میں میں نے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں میزبانوں کو نصائح کی تھیں اس خطبہ میں میں مہمانوں کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جن سے معاشرے میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

فرمایا ہمارے ملکوں میں یہ عادت بن گئی ہے کہ اچانک کسی کے گھر پہنچ جاتے ہیں اور پھر ایسے میں اگر کھانے میں دیر ہو جائے تو شکایت ہوتی ہے۔ اور اس طرح کے چھوٹے چھوٹے شکوے بڑے شکووں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور دلوں میں دوریاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے لئے یہ ہدایت دی ہے کہ: لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا۔ فرمایا پس اجازت لیکر جائیں۔ آج کل رابطے کا نظام بڑا تیز ہے۔ اطلاع کر کے جائیں، پوچھ کر جائیں کہ اگر مصروفیت نہ ہو اور اجازت دیں تو ہم آنا چاہتے ہیں۔

فرمایا جب دعوت دی جائے تو مہمانوں کو دعوت کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے مثلاً وقت پر پہنچنا اور پھر کھانا کھانے کے بعد واپس ہو جانا۔ حضور نے اس ضمن ایک حدیث بیان فرمائی کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔ کھانا کھانے کے بعد چند ایک اصحاب وہیں رکے رہے اور باتوں میں مصروف ہو گئے۔ اس پر اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں یہ نازل فرمایا کہ: نبیؐ کی تکلیف کا باعث نہ بنا کرو۔ فرمایا یہ حکم اپنے اندر عمومی رنگ بھی رکھتا ہے اور عام طور پر ہر دعوت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ آخر پر برتن وغیرہ اور دیگر کام سمیٹنا ہوتا ہے۔

بعض مہمان کھانا وقت پر نہ ملے اور اچھا نہ ملے تو شکوہ کرتے ہیں ایسی باتوں سے احمدی کو بچنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ دعوت قبول کرے۔ اور میزبان کی طرف سے جو کچھ بھی پیش کیا جائے اسے خوشی سے کھائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسی باتوں سے میزبان اور مہمانوں کے رشتے میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا ایک مؤمن مہمان اپنے ساتھ برکتیں لاتا ہے پس ایسے مہمان بنیں جو برکتیں لانے والے ہوتے ہیں نہ کہ ایسے مہمان جو میزبانوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

بعض دفعہ گھر والے نے تھوڑا کھانا پکایا ہوتا ہے اور اچانک مہمان آ جاتا ہے ایسے میں مل جل کر کھانا کھانا چاہئے تا کہ ہر ایک کو اس کا حصہ مل جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کا کھانا تین کے لئے اور تین کا چار کے لئے کفایت کر جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کفایت کر جاتا ہے۔ حضور پُرنور نے فرمایا کہ یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بظاہر چھوٹے چھوٹے ارشاد فرمائے ہیں موقع پڑنے پر ہی ان کی صحیح اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے جلسہ سالانہ ربوہ کی مثال دی اور فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد پر جلسہ پر شریک ہونے والوں نے پورے جلسہ دو یا زائد کی بجائے ایک ایک روٹی پر گزارہ کیا۔

ایک حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی مہمان نوازی کرے۔ ایک دن رات پر تکلف مہمان نوازی کرے۔ اور مہمان نوازی تین دن تک ہے۔ اور جو اس سے زائد کرے وہ صدقہ ہے۔ فرمایا اس ارشاد کو پیش نظر رکھنا چاہئے اگر کوئی زبردستی اپنی مہمان نوازی زیادہ دنوں تک کرواتا ہے تو ایک رنگ میں وہ صدقہ کھاتا ہے۔ جماعتی انتظام کے تحت دار الضیافت میں ٹھہرنے والے مہمانوں کے تعلق سے حضور نے فرمایا کہ انہیں بھی مذکورہ حدیث کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔ البتہ اجازت لیکر زیادہ دن تک ٹھہرا جا سکتا ہے لیکن کارکنوں کا حق نہیں کہ وہ مہمانوں سے سختی سے پیش آئیں۔ فرمایا مہمانوں کو اس طرح کا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے جو میزبانوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو۔

فرمایا جلسہ سالانہ برطانیہ میں باہر سے آنے والوں کو، خاص طور پر پاکستان سے آنے والوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ غیر ضروری توقعات اپنے میزبانوں سے نہ رکھیں کہ وہ آپ کی مرضی کے مطابق پروگرام بنائیں اور وقت اور کام کا حرج کر کے آپ کی سیر و تفریح کا انتظام کریں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جلسے کی برکات اور دعاؤں سے جھولیاں بھر کر جائیں اس سے اعلیٰ اور کوئی سامان نہیں جو آپ حاصل کر سکتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ جلسے میں شامل ہوں اور اس مقصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ہم نے برکت حاصل کرنی ہے۔ ہر قدم پر اللہ کی رضا کے حصول کو پیش نظر رکھیں ان دنوں کو خاص طور پر دعاؤں میں گزاریں۔ ہر نیکی کی جو بات سنیں اس کو اپنانے کی کوشش کریں۔ نمازوں اور نوافل کو خاص اہتمام کے ساتھ ادا کریں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے حوالے سے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ دن اللہ کے فضلوں کو کھینچنے کے خاص دن ہیں ان دنوں اپنی ذاتی ضرورتوں کی طرف توجہ کرنے کی بجائے مکمل توجہ اس طرف رکھیں کہ اپنے دلوں کو اپنے دماغوں کو اور اپنی روحوں کو اللہ کے ذکر سے منور کرنا ہے اور نیکی میں آگے بڑھنا ہے دعائیں کریں اور خوب دعائیں کریں اپنے لئے، بیوی بچوں کے لئے، واقفین کے لئے، مبلغین کے لئے، والدین کے لئے، جماعت کی ترقی کے لئے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انڈونیشیا اور بنگلہ دیش میں

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

114واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** :: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک الٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دورہ جنوبی ہند ـــ جیسا میں نے دیکھا

((3))

کیرلہ سے جب ہم کنیا کماری پہنچے تو چند گھنٹوں کیلئے سمندر کے اس کنارے کا لطف لینے کیلئے رُکے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مغرب میں بحیرہ عرب مشرق میں خلیج بنگال اور جنوب میں بحر ہند وہاں آپس میں ملتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ہندوستان کا یہ نہایت جنوبی حصہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے دلفریب نظاروں کیلئے بہت مشہور ہے۔ آج سے بیس سال پہلے 1986ء میں بھی خاکسار کو یہ قدرتی نظارہ دیکھنے کی توفیق ملی تھی اس وقت اور آج کے کنیا کماری میں بہت فرق نظر آیا گزشتہ سال ۲۶ دسمبر کو آئی سنامی لہروں نے اس علاقہ کو اور تامل ناڈو کے ساتھ لگتے سمندری علاقہ کو مدراس تک شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا تھا۔ آج بھی یہاں لوگ آتے ہیں آج بھی اس کے کناروں پر مچھیرے مچھلیاں پکڑتے ہیں اور کشتی رانی کرنے والے سیاحوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن ان کے چہروں پر واضح اُداسی نظر آتی ہے۔ راقم الحروف نے یہی حال کنیا کماری کے علاوہ مدراس کے بیچ پر بھی دیکھا۔ لگتا ہے جیسے اس علاقہ میں سمندر کی لہروں سے کھیلنے والے بچے اور بڑے اس کی لہروں سے لطف اندوز نہیں ہو رہے بلکہ دل ہی دل میں سخت صدمہ میں ہیں وہ دن رات اس کی لہروں سے اپنے ان عزیزوں کے متعلق زبان حال سے پوچھتے ہیں جنہیں آن کی آن میں، خوفناک سمندری لہروں نے اُن سے جدا کر دیا تھا اور پھر آج تک وہ ان کی شکلیں دیکھ نہیں پائے۔ ان کی عورتیں مچھلی پکڑنے والے جالوں کو سلجھاتی ہیں سکھاتی ہیں ان کی مرمت کرتی ہیں لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی خیال میں کھوئی کھوئی ہیں ان کے مرد اب بھی دور تک سمندر میں مچھلی پکڑنے جاتے ہیں لیکن انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ مچھلی پکڑنے کیلئے نہیں بلکہ اپنے سے جدا ہونے والے عزیزوں کو ایک بار پھر سمندر میں کھوجنے کیلئے جا رہے ہیں۔ جنہیں ایک ہولناک صبح سمندر کی خوفناک لہروں نے نگل لیا تھا اور انہیں ان کی جدائی میں تڑپنے کیلئے ساحل سمندر پر چھوڑ دیا تھا۔

خیر یہ تو قدرت کی عظیم طاقت ہے جس کے ذریعہ وہ انسانوں کو خبردار کرتی ہے انہی سوچوں میں گم ہم رات اندھیرے تک کنیا کماری میں گھوم کر اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ جو ہمیں تامل ناڈو کے علاقوں میں لے جانے کیلئے آئے تھے تامل ناڈو کی جماعت میلا پالم میں چلے گئے۔ میلا پالم مدراس (چنئی) کے جنوب میں قریباً چھ صد کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جہاں بفضلہ تعالیٰ ایک فعال جماعت قائم ہے۔ اور جہاں ساؤتھ زون کے امیر مکرم عبد القادر صاحب بھی موجود ہیں۔

احباب جماعت سے ملاقات ہوئی میلا پالم میں چند سال قبل ایک اچھی مسجد اور مشن ہاؤس بنا ہے یہاں سب ہی تامل زبان میں بات کرتے ہیں اور ان سے بات کرنے کیلئے ترجمانی کی ضرورت پڑتی ہے اور جب ترجمان ہمیں انکی بات بتاتا ہے تو وہ بھی ساتھ ساتھ خوشی کی بات پر خوش ہوتے ہیں اور افسوس کی بات پر اپنے چہروں سے غم کا اظہار کرتے ہیں۔ یہاں پر بھی احباب جماعت میں زبان کے فاصلے کے باوجود وہی جذبہ محبت دیکھنے کو ملا جو کیرلہ کی جماعتوں میں ملا تھا۔ اگر وہ ہمیں کوئی بات سمجھا نہ پاتے تو سخت بے چین ہوتے اور جب تک کسی ترجمان کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار نہ کر لیتے انہیں چین نہ پڑتا۔ ہر ایک اس کوشش میں ہوتا کہ جماعتی باتوں کو اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو غور سے سنے۔

اگلے روز جماعتی مصروفیات کے بعد خاکسار اور مکرم قاری نواب احمد صاحب بعد نماز عصر میلا پالم سے قریباً پچاس ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک واٹر فال دیکھنے گئے جہاں کافی اونچائی سے پانی گرتا ہے اور گرمیوں میں کثرت سے لوگ وہاں نہانے اور گرمی سے وقتی راحت حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں چنانچہ ہم نے بھی اپنے سفر کے ساتھی مکرم سلطان احمد صاحب آف چنئی اور مکرم عبد الجبار صاحب کے ساتھ ٹھنڈے پانی کا لطف لیا اور نہانے کے بعد رات ۹ بجے واپس میلا پالم آئے جہاں سے پھر ہمیں کوئمبٹور کے لئے بذریعہ بس جانا تھا۔ وہاں سے فراغت کے بعد رات 10 بجے بس کوئمبٹور کے لئے روانہ ہوئی اور صبح 5 بجے ہم کوئمبٹور پہنچ گئے۔

کوئمبٹور ایک بڑا لیکن خوبصورت شہر ہے یہاں نومبر 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جماعت اسلامی کے علماء کے ساتھ ہماری جماعت کے علماء کا ایک تحریری مناظرہ ہوا تھا۔ مناظرہ سے پہلے وہاں صرف گنتی کے چند احمدی گھر تھے۔ لیکن اب مناظرہ کے بعد بھاری تعداد میں خاص طور پر نوجوان جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اور سب ہی نہایت مخلص اور فدائی ہیں اس میں یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا ایک خاص دخل ہے کیونکہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اس مناظرے کے موقع پر جماعت کو اپنی خصوصی ہدایات اور دعاؤں سے نوازتے رہے ہیں۔

کوئمبٹور کے ان مخلص نوجوانوں سے مسجد میں خاکسار کی ملاقات ہوئی یہ لوگ اپنے قبول احمدیت کی داستانیں سناتے ہیں کہ کس طرح احمدیت میں شامل ہونے سے قبل یہ لوگ گمراہی کا شکار تھے اور انتہا پسندانہ ذہنیت رکھتے تھے لیکن جب ان کی احمدیت کے ذریعہ اسلام کی سنہری تعلیم سے آگاہی ہوئی تو انہوں نے نہایت محبت سے اسے قبول کر لیا ہے۔ مبلغ سلسلہ کوئمباٹور نے بتایا کہ یہ نوجوان تو بس مسجد اور نمازوں میں ہی دلچسپی لیتے ہیں کوئی بھی جماعتی تقریب ہو دل جان سے رضاکارانہ خدمات بجالاتے ہیں اور جب تک انہیں زبردستی نہ کہا جائے کہ جائیں اب چھٹی ہوگئی ہے بار بار پوچھتے رہتے ہیں کہ ابھی اور کوئی کام تو باقی نہیں۔ ان میں سے اکثر نوجوانوں نے اپنے گھر بار سے الگ ہو کر اکیلے ہی قبول حق کی توفیق پائی ہے اور اب ماشاء اللہ احمدی گھرانوں میں خاص طور پر کیرلہ کے علاقہ میں ان کی شادیاں ہو رہی ہیں کوئمباٹور کیرلہ کی سرحد پر واقع ہے اور یہاں موجود لوگ تامل اور ملیالی دونوں ہی زبانیں جانتے ہیں کوئمباٹور کی مسجد نہایت خوبصورت ہے اور مستورات کیلئے نماز پڑھنے کا ہال ہے۔ ساتھ ہی مبلغ صاحب کا کوارٹر اور ان کی لائبریری ہے۔ گیٹ کے عقب میں مجلس خدام الاحمدیہ کا آفس ہے اس مسجد میں رات تربیتی جلسہ تھا۔ مکرم نور الامین صاحب صدر کوئمباٹور نہایت مخلص اور فدائی سلسلہ ہیں۔ جماعت کیلئے نہایت اخلاص کے ساتھ کافی وقت دیتے ہیں۔ رات جلسہ کے بعد مشترکہ کھانا تھا جو کہ وہاں کی عورتوں نے مل کر پکایا۔ اور خدام انصار نے تقسیم کیا۔ عجیب محبت بھرا ماحول تھا جو کوئمباٹور میں دیکھنے کو ملا۔

اس رات کوئمباٹور سے مدراس کیلئے بذریعہ ٹرین روانگی تھی اور ۱۹ جون کی صبح ہم لوگ مدراس (جس کا نام اب چنئی ہے) پہنچ گئے محترم ایم بشارت صاحب امیر ساؤتھ زون بعض احباب جماعت کے ساتھ از راہ شفقت اسٹیشن پر تشریف لائے تھے چنئی میں اگلے روز جمعۃ المبارک تھا مسجد میں احباب جماعت سے ملاقات ہوئی چنئی کے اکثر احباب تو تامل بولنے والے ہیں لیکن بڑا شہر ہونے کی وجہ سے یہاں اردو بولنے والے احباب بھی ہیں۔ چنئی کی مسجد نہایت خوبصورت ہے بالائی منزل پر مرد حضرات نماز پڑھتے ہیں درمیان میں مستورات اور نیچے مبلغ کوارٹر دفتر اور لائبریری ہے۔

چنئی کا بیچ بھی بارونق ہے لیکن سونامی لہروں نے یہاں پر بھی شدید نقصان پہنچایا تھا۔ اب پھر حالات آہستہ آہستہ سنبھل رہے ہیں اور لوگ اپنے کاروبار کی طرف متوجہ ہیں سمندر میں کشتیاں اور مچھلی پکڑنے والے نظر آتے ہیں۔ لیکن بہرحال وہ رونق نہیں ہے۔

ہمارے تامل ناڈو کے سفر میں محترم سلطان صاحب ناظم صوبہ انصار اللہ ہمارے ساتھ ساتھ رہے اور اس دوران مکرم عبد القادر صاحب امیر جماعت ساؤتھ زون مکرم ایم بشارت صاحب امیر جماعت نارتھ زون مکرم عبد الجبار صاحب نائب ناظم، مکرم نور الامین صاحب صدر جماعت کوئمباٹور نے بہت تعاون دیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جنوبی ہند کے ان تینوں صوبوں کے دورہ کے ایک مشترکہ بات یہ تھی کہ ہم جہاں پر بھی گئے احباب جماعت نے ہم سے یہی سوال کیا کہ کیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس مرتبہ جلسہ پر تشریف لا رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب جگہ ہی احباب جماعت کو اپنے امام کی ملاقات کی شدید تڑپ ہے ہم تو ان کو معین جواب نہ دے پائے البتہ یہی کہا کہ ہم بھی آپ کی طرح پُر امید ہیں اور خدائے بزرگ و برتر سے دُعا گو ہیں کہ وہ ہمارے پیارے امام کو جلد سے جلد قادیان دارالامان کی بستی میں لائے تا کہ احباب ہندوستان کی اور خاص طور پر ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ان نو مبائعین کے دیدار کی پیاس بجھ سکے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور میں جوق در جوق جماعت میں شامل ہوئے تھے اور اس وقت سے خلیفہ وقت کے دیدار کو تڑپ رہے ہیں۔ (منیر احمد خادم)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کینیڈا کے حوالہ سے چند اشعار

میرے آقا لٹا کر دولتِ عرفان آئے ہیں
دلوں میں پیدا کر کے اک نیا ایمان آئے ہیں
بیاں میں چاشنی تھی اور روانی مثل دریا تھی
خدا کے پیار کی باتیں بھی تھیں اور علم و حکمت بھی
توجہ سے سماعت کر رہے تھے مومنین سارے
خدا کی خاص نصرت کے نظر آتے تھے نظارے
فدا ہوتے تھے اُس پہ اس طرح سے سارے دیوانے
فدا ہوتے ہیں جیسے شمع پہ ہر آن پروانے
خدا رکھتا ہے اُس پہ ہاتھ جو اُس کا خلیفہ ہو
سدا دیتا ہے اُس کا ساتھ جو اُس کا خلیفہ ہو
تحفظ عورتوں کو آپ نے کیسا دیا اعلیٰ
ملا مظلوم عورت کو سہارا اور رکھوالا
میرے آقا خدا کے فضل سے ہیں شادماں آئے
پھیلا کر نور حق وہ کامیاب و کامراں آئے

(خواجہ عبد المومن اوسلو۔ ناروے)

درخواست دعا

میرے پوتے عزیز رضوان الحق جنالہ عمر 15 سال واقف نو کی ٹانگ کا آپریشن گزشتہ دنوں ہوا ہے۔ ڈاکٹر نے ایک سال تک بیڈ ریسٹ بتایا ہے۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور نیک صالح اور خادمِ دین بنائے عزیز وقف نو کا ہونہار بچہ ہے۔ (محمد اکرام الحق جنالہ، لاس اینجلز، کیلیفورنیا)

خطبہ جمعہ

ہر عہدیدار کو بڑی محنت سے اور ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے۔

اگر آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں۔

نظام خلافت سے تعلق انہیں لوگوں کا ہوگا جو تقویٰ پر چلنے والے اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں گے۔

جماعت کینیڈا بھی اخلاص و وفا کے تعلق میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا و محبت میں بڑھتے چلے جانے کی مؤثر تلقین۔

مظلوم اور بے سہارا عورتوں کے حقوق دلوانے کے لئے نظام جماعت کو ان کی مدد کرنے کی ہدایت۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ یکم جولائی 2005ء بمطابق یکم وفا 1384 ہجری شمسی بمقام انٹرنیشنل سینٹر۔ ٹورانٹو (کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ اتوار کو بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ ان جلسوں کی بھی اپنی ایک فضا ہوتی ہے جس میں مختلف ماحول اور طبقات کے لوگ ایک مقصد کی خاطر جمع ہوتے ہیں۔ جماعت سے کمزور تعلق والے بھی جب ایک دفعہ جلسے پر آ جائیں تو اپنے اندر جماعت اور خلافت سے اخلاص، تعلق اور وفا میں اضافہ اور بہتری دیکھتے ہیں۔ پھر مختلف شعبہ جات کی ڈیوٹیاں ہیں جن میں سے بعض شعبے میرے یہاں قیام کی وجہ سے ابھی تک جاری ہیں، کام کر رہے ہیں۔ ان میں بھی مختلف طبیعتوں کے مالک افراد جن کا عام زندگی میں جلسے کے دنوں میں سپرد کردہ ڈیوٹیوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، وہ ایسی ڈیوٹیاں انجام دے رہے ہوتے ہیں جو عام زندگی میں اس سے بالکل مختلف کام ہو رہے ہوتے ہیں۔ اچھے بھلے پڑھے لکھے، کھاتے پیتے لوگ، جلسے کے مہمانوں کی خدمت کر کے ایک فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ (حضور انور نے اس جگہ سب احباب تک آواز پہنچنے کے بارے میں استفسار فرمایا)

میں ذکر کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ خیر سے گزر گیا اور اس جلسے میں جو کمزور تعلق والے احمدی ہیں وہ بھی جب آ جاتے ہیں تو ان کو بھی ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر ڈیوٹیوں کا ذکر تھا کہ مختلف قسم کے لوگ، مختلف طبقات کے لوگ ڈیوٹیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب لوگ ایک جذبے کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور اس لئے کہ آنے والے مہمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، خدا کی باتیں سننے کے لئے آنے والے مہمان ہیں۔ پھر بہت سے احمدی جو کہ پیس ولیج (Peace Village) میں رہنے والے ہیں بلکہ میں کہوں گا کہ تقریباً ہر گھرانے نے اپنے گھر مہمانوں کے لئے پیش کئے ہوئے تھے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلسے کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی اور جگہوں پر بھی احمدی گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوئے تھے اور سب خوشی سے مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ پیس ولیج میں شائد اس لئے بھی زیادہ مہمان آئے ہوں کہ میرا قیام اس جگہ تھا۔

تو بہرحال یہ نظارے جماعت میں محبت اور اخلاص اور ایک دوسرے کی خدمت اور مہمان نوازی کے اس لئے نظر آتے ہیں کہ جماعت ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہے۔ اور نظام خلافت سے ان کو محبت اور تعلق ہے۔ اور خلیفۂ وقت کے اشارے پر اٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ یہ نظارے ہمیں جماعت احمدیہ سے باہر کہیں نظر نہیں آ سکتے۔ افراد جماعت کا خلافت سے تعلق اور خلیفۂ وقت کا احباب سے تعلق ایک ایسا تعلق ہے جو دنیاداروں کے تصور سے بھی باہر ہے۔ اس کا احاطہ وہ کر ہی نہیں سکتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا سچ فرمایا تھا کہ جماعت اور خلیفہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ بہرحال یہ تعلق جو جماعت اور خلافت کا ہے ان جلسوں پر اور ابھر کر سامنے آتا ہے۔ الحمدللہ، مجھے اس بات کی خوشی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کینیڈا بھی اس اخلاص و وفا کے تعلق میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تعلق مزید بڑھاتا چلا جائے اور یہ وقتی جوش اور جذبے کا تعلق نہ ہو۔ آپ لوگوں نے ہمیشہ محبت اور وفا کا اظہار کیا ہے۔ 27 مئی کو جب میں نے خلافت کے حوالے سے خطبہ دیا تھا تو جماعتی طور پر بھی اور مختلف جگہوں سے ذاتی طور پر بھی، سب سے پہلے اور سب سے زیادہ خطوط وفا اور تعلق کے مجھے کینیڈا سے ملے تھے۔ اللہ کرے یہ محبت اور وفا کے اظہار اور دعوے کسی وقتی جوش کی وجہ سے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ رہنے والے اور دائمی ہوں اور آپ کی نسلوں میں بھی چلنے والے اور قائم رہنے والے ہوں۔

یاد رکھیں جہاں محبت کرنے والے دل ہوتے ہیں وہاں فتنہ پیدا کرنے والے شیطان بھی ہوتے ہیں جو اس تعلق کو توڑنے یا اس تعلق میں رخنے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے بھی آپ کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ کہیں سے بھی کوئی ایسی بات سنیں جو جماعتی وقار یا خلافت کے احترام کے خلاف ہو تو فوری طور پر عہدیداران کو بتائیں، امیر صاحب کو بتائیں، مجھے بتائیں۔ کیونکہ بعض دفعہ بظاہر بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن اندر ہی اندر پکتی رہتی ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع کو خراب کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ عہدیداران بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کریں کہ جب ایسی باتیں سنیں تو سن کر سرسری طور پر دیکھنے کی بجائے اس کی تحقیق کر لیا کریں، یا کم از کم نظر رکھا کریں۔ ایک دفعہ اگر سنی ہے تو ذہن میں رکھیں اور اگر دوبارہ سنیں تو بہرحال اس پر توجہ دینی چاہئے۔ امیر صاحب کو بتائیں پھر مجھے بھی بتائیں اسی واسطے سے، بعض دفعہ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ چھوٹی سی بات لگ رہی ہوتی ہے اس لئے کہ ہر ایک کو اس کے پس منظر کا، بیک گراؤنڈ کا پتہ نہیں ہوتا۔ اس کی جڑیں کسی اور جگہ ہوتی ہیں۔ اس لئے کسی فتنے کو کبھی چھوٹا نہ سمجھیں، اگر کوئی ایسی بات ہے جو وقتی ہے، آپ کے نزدیک سطحی سی بات ہے، اور غصے میں کسی نے کہہ دی ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور ان وقتی شکایتوں اور شکووں کو دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اور عہدیداروں کی طرف سے بھی کی جانی چاہئے۔

عہدیداروں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور ایسی باتیں سنی چاہئیں تاکہ توجہ نہ دینا فرد جماعت اور عہدیداروں میں دوری پیدا کرنے کا باعث نہ بن جائے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا جب بھی کسی بات کا مجلسوں میں ذکر ہو رہا ہے اور پھر شرارت پھیلانے کی غرض سے ذکر ہو رہا ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ بہرحال ہر صورت میں جب بھی آپ کوئی ایسی بات سنیں جس میں ذرا سی بھی نظام کے خلاف کسی بھی قسم کی بو آتی ہو تو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اس لئے یہاں سمیت تمام دنیا کے عہدیداران بھی اور امراء بھی جہاں جہاں بھی ہیں، ان سے میں کہوں گا کہ اپنے آپ کو ایک حصار میں، ایک شیل (Shell) میں بند کر کے یا محصور کر کے نہ رکھیں، جہاں صرف ایسے لوگ آپ کے اردگرد ہوں جو سب ٹھیک ہے کی رپورٹ دینے والے ہوں۔ بلکہ ہر ایک احمدی کی ہر متعلقہ امیر اور عہدیدار تک پہنچ ہونی چاہئے تاکہ ہر طبقے

اور ہر قسم کے لوگوں سے آپ کا براہ راست تعلق ہو۔ بعض دفعہ بعض نوجوان بھی ایسی معلومات دیتے ہیں اور ایسی عقل کی بات کہہ دیتے ہیں جو بڑی عمر کے لوگ یا تجربہ کار لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی۔ اس لئے کبھی بھی، کسی بھی نوجوان کی یا کم پڑھے لکھے کی بات کو تخفیف یا کم نظر سے نہ دیکھیں۔ وقعت نہ دیتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ہر بات کو توجہ دینی چاہئے۔ پھر بعض دفعہ نوجوانوں کے ذہنوں میں بعض سوال اٹھتے ہیں اور اس معاشرے میں اور آج کل کے نواجونوں کے ذہن میں بھی باتیں اٹھتی رہتی ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ اور ایسا کیوں نہیں ہے؟۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو بھی، لجنہ اماء اللہ کو بھی اور جماعتی عہدیداران کو بھی ایسے نوجوانوں کی تسلی کرانی چاہئے، ان کو تسلی بخش جواب دینے چاہئیں تا کہ کسی فتنہ پرداز کو ان کو استعمال کرنے کا موقع نہ ملے۔

پھر عہدیداران جو جماعتی نظام میں عہدیداران ہیں وہ صرف عہدے کے لئے عہدیدار نہیں ہیں بلکہ خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ نظام جماعت، جو نظام خلافت کا ایک حصہ ہے، کی ایک کڑی ہیں۔ ہر عہدیدار اپنے دائرے میں خلیفہ وقت کی طرف سے، نظام جماعت کی طرف سے تفویض کئے گئے، ان کے سپرد کئے گئے اس حصہ فرض کو صحیح طور پر سرانجام دینے کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے ایک عہدیدار کو بڑی محنت سے، ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے۔ اور اُن عہدیداروں میں اپنے آپ کو شمار کرنا چاہئے جن سے لوگ محبت رکھتے ہوں۔ جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

تو اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے تمام عہدیدار اپنے فرائض نبھائیں اور جب فیصلے کرنے ہوں تو خالی اللہ بن ہو کر کیا کریں، کسی طرف جھکاؤ کے بغیر کیا کریں۔ جیسا کہ پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تقویٰ یہی ہے کہ اگر اپنے خلاف یا اپنے عزیز کے خلاف بھی گواہی دینی ہو تو دے دیں۔ لیکن انصاف کے تقاضے پورے کریں تو پھر ایسے عہدیدار اللہ کے محبوب بن رہے ہوں گے جیسا کہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور ان سے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔ (ترمذی ابواب الأحکام باب فی الإمام العادل)

یہاں حاکم تو نہیں ہیں لیکن عہدے بہر حال آپ کے سپرد کئے گئے ہیں، ایک ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ ایک دائرے میں آپ نگران بنائے گئے ہیں۔ پس یہ جو خدمت کے مواقع دیئے گئے ہیں یہ حکم چلانے کے لئے نہیں دیئے گئے بلکہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے ہیں۔

خلیفہ وقت کے فرائض کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ فرما دیا ہے کہ ﴿فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (صٓ:27) یعنی پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کر اور اپنی خواہش کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی۔

پس جب عہدیداران پر خلیفۂ وقت نے اعتماد کیا ہے اور اُن سے انصاف کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی امید رکھی ہے۔ کیونکہ ہر جگہ تو خلیفۂ وقت کا ہر فیصلہ کے لئے پہنچنا مشکل ہے، ممکن ہی نہیں ہے۔ تو اگر عہدیداران، جن میں قاضی صاحبان بھی ہیں، دوسرے عہدیداران بھی ہیں اپنے فرائض انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا نہیں کرتے تو پھر اللہ کی گرفت کے نیچے آتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ دوہرے گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایک اپنے فرائض صحیح طرح انجام نہ دے کر، دوسرے خلیفۂ وقت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر، خلیفۂ وقت کے علم میں صحیح صورت حال نہ لا کر۔ نمائندے کی حیثیت سے جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، عہدیداران کا یہ فرض بنتا ہے کہ خلیفۂ وقت کو ایک ایک بات پہنچائیں۔ بعض دفعہ بیوقوفی میں بعض لوگ یہ کہہ جاتے ہیں، ان میں عہدیدار بھی شامل ہیں، کہ ہر بات خلیفہ وقت تک پہنچا کر اسے تکلیف میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ عام لوگ بھی جس طرح میں نے کہا کہہ دیتے ہیں کہ اپنی تکلیفیں زیادہ نہ لکھو جو مسائل ہیں وہ نہ لکھو۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ پہلے تھوڑے معاملات ہیں؟ پہلے تھوڑی پریشانیاں ہیں؟ جماعتی مسائل ہیں جو ان کو اور پریشان کیا جائے۔ تو یاد رکھیں، میرے نزدیک یہ سب شیطانی خیال ہیں، غلط خیال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا براہ راست حکم خلیفہ کے لئے ہے اور کیونکہ کام کے پھیل جانے کی وجہ سے، کام بہت وسیع ہو گئے ہیں، پھیل گئے ہیں، خلیفہ وقت نے اپنے نمائندے مقرر کر دیئے ہیں تا کہ کام میں سہولت رہے۔ لیکن بنیادی طور پر ذمہ داری بہر حال خلیفۂ وقت کی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے تو پھر اس کی مدد کے لئے وہ تیار رہتا ہے۔ کیونکہ خلیفہ بنایا بھی اُس نے ہے تو یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ بنائے بھی خود، ذمہ داری بھی اس پر ڈالے اور پھر اپنی مدد اور نصرت کا ہاتھ بھی اس پر نہ رکھے۔ اس لئے یہ تصور ہی غلط ہے کہ خلیفۂ وقت کو تکلیف نہ دو۔ خلیفہ کی جو برداشت ہے اور تکلیف وہ باتیں سننے کا جس قدر حوصلہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہوتا ہے یا خلافت کے انعام کے بعد جس طرح اس کو بڑھاتا جاتا ہے کسی اور کو نہیں دیتا۔ اس لئے یہ ساری ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سے ادا کروانی ہوتی ہے۔ بہر حال وہ حوصلہ بڑھا دیتا ہے۔ اس لئے یہ تصور غلط ہے کہ تکلیف نہ دو۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور تکلیف پہنچانا اس حد تک جائز ہے بلکہ ہر ایک کا فرض ہے۔

پس اس تصور کو عہدیداران جن کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ خلیفہ وقت کو تکلیف کیا دینی ہے، وہ ذہن سے یہ بات نکال دیں اور مجھے بھی گناہگار ہونے سے بچائیں اور خود بھی گناہگار ہونے سے بچیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کسی بڑے آدمی کے خلاف بھی کارروائی کرنی پڑے تو کریں اور اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کریں کہ اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ اگر فیصلے تقویٰ پر مبنی اور نیک نیتی سے کئے گئے ہیں تو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے گی۔ ورنہ یاد رکھیں اگر جماعت احمدیہ الٰہی جماعت ہے اور یقیناً الٰہی جماعت ہے تو پھر اس کی رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے، فرماتا رہے گا۔ ایک حد تک تو بعض عہدیداران سے صرف نظر ہو گی لیکن پھر یا تو خلیفۂ وقت کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈال دے گا یا کسی اور ذریعہ سے اس عہدیدار سے خدمت کا موقع چھین لے گا، اس کو خدمت سے محروم کر دے گا۔ پس تمام عہدیداران تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ اپنے فرائض منصبی ادا کریں۔ اور آپ کا کبھی کوئی فیصلہ، کبھی کوئی کام نفسانی خواہشات کے زیر اثر نہ ہو۔ اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

دوسری بات میں احباب جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں، جیسے کہ پہلے بھی میں کہتا آیا ہوں کہ ایک بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں یہ ریزولیوشنز، یہ خط، یہ وفاؤں کے دعوے تب سچے سمجھے جائیں گے، تب سچے ثابت ہوں گے جب آپ ان دعووں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ نہ کہ وقتی جوش کے تحت نعرہ لگا لیا اور جب مستقل قربانیوں کا وقت آئے، جب وقت کی قربانی دینی پڑے، جب نفس کی قربانی دینی پڑے تو سامنے سو سو مسائل کے پہاڑ کھڑے ہو جائیں۔ پس اگر یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے تقویٰ پر قائم رہنے کی جو تلقین کی جاتی ہے اور یقیناً یہ خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہی ہے، اس پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی جس آیت میں خلافت کا انعام دیئے جانے کا وعدہ فرمایا ہے اس سے پہلی آیتوں میں یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ سے ڈرو، اس کا تقویٰ اختیار کرو تو پھر تمہاری کامیابیاں ہیں۔ ورنہ پھر کھوکھلے دعوے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے اور ہم وہ کر دیں گے۔ ہم آگے بھی لڑیں گے، ہم پیچھے بھی لڑیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ۔ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (النور:53-54) یعنی جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تُو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تُو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پس اگر حقیقت میں یہ سچا دعویٰ ہے تو پھر تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کریں، اس کے بندوں کے حقوق ادا کریں، جلسے کے دنوں میں جو نصائح کی گئی تھیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے اس عہد پر عمل کر کے دکھائیں کہ ہر معروف فیصلے پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ یہ عہد یہ دعوے کھوکھلے ہیں۔ تم اپنی باتوں سے تو زبانی جمع خرچ میں یہ کہہ سکتے ہو

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

کہ ہاں ہم یوں کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ان دعووں کی کُنہ تک سے واقف ہے۔ اس کو گہرائی تک علم ہے۔ دلوں کا حال جانتا ہے۔ باتوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے۔ اس لئے اس کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا۔ پس اللہ کا یہ خوف دل میں رکھتے ہوئے ہر احمدی کو اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر اس طرح زندگی گزارو گے تو تمہارا خلافت کے ساتھ تعلق بھی مضبوط ہوگا اور کیونکہ یہ تعلق خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوگا اس لئے اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرماتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فیض پانے والے ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو نیک اعمال بھی بجالانے والے ہوں۔ پس خلافت سے تعلق مشروط ہے نیک اعمال کے ساتھ۔ خلافت احمدیہ نے تو انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن نظام خلافت سے تعلق انہیں لوگوں کا ہوگا جو تقویٰ پر چلنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں گے۔ اگر جائزہ لیں تو آپ کو نظر آ جائے گا کہ جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگی نہیں ہے، ان کا نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں ان کا خلافت اور نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔ اور جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگیاں ہیں، جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے میں وہ شدت نہیں ہے احمدی ہونے کے باوجود نظام جماعت کا احترام نہیں ہے، لوگوں کے حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے وہی لوگ ہیں جن کے گھروں میں بیٹھ کر خلیفۂ وقت کے بارہ میں بعض منفی تبصرے بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو اپنے آپ کو نظام جماعت اور جماعتی عہدیداران سے بالا بھی وہاں سمجھا جا رہا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ تبصرے شروع کرتے ہیں عہدیداروں سے اور بات پہنچتی ہے خلیفۂ وقت تک۔ جب نظام جماعت کی طرف سے ان کے خلاف کوئی فیصلہ آتا ہے تو اس پر بجائے استغفار کرنے کے اعتراض ہو رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ نظام جماعت میں تو خلافت کی وجہ سے یہ سہولت میسّر ہے کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ کوئی فیصلہ کسی فریق کی طرفداری میں کیا گیا ہے تو خلیفۂ وقت کے پاس معاملہ لایا جاسکتا ہے۔ اگر پھر بھی بعض شواہد یا کسی کی چرب زبانی کی وجہ سے فیصلہ کسی کے خلاف ہوتا ہے تو اس کو تسلیم کر لینا چاہئے اور بلاوجہ نظام پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اعتراض تو بڑھتے بڑھتے بہت اوپر تک چلے جاتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اس حدیث کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے، پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی اپنی چرب زبانی کی وجہ سے میرے سے فیصلہ اپنے حق میں کروا لیتا ہے حالانکہ وہ حق پہ نہیں ہوتا تو وہ آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈال رہا ہوتا ہے۔ یعنی اس وجہ سے وہ اپنے پر جہنم واجب کر رہا ہوتا ہے اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس فعل کی وجہ سے اس دنیا میں بھی اذیت میں مبتلا رکھے۔ اس کو کئی قسم کے صدمات پہنچ رہے ہوں مختلف طریقوں سے۔ مختلف وجوہات سے وہ مشکلات میں گرفتار ہو جائے۔ تو بہرحال جیسا کہ میں پہلے عہدیداران سے بھی کہہ آیا ہوں کہ انہیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنے چاہئیں۔ لیکن فریقین سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ آپ بھی حسن ظنی رکھیں اور اگر فیصلے خلاف ہو جاتے ہیں تو معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے دوسرے فریق کو آگ کا گولہ پیٹ میں بھرنے دیں۔ اور لڑائیوں کو طول دینے اور نظام جماعت سے متعلق جگہ جگہ باتیں کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم پر عمل کریں کہ سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سب میں یہ حوصلہ پیدا فرمائے اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بن جائے۔

لیکن یہاں میں عہدیداران خاص طور پر امراء کے لئے ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ان مغربی ممالک میں جیسا کہ میں اپنے جلسے کی تقریر میں ذکر کر چکا ہوں عائلی یا میاں بیوی کے جھگڑوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ جھگڑے ایسی نوعیت اختیار کر جاتے ہیں کہ ظلم ہونے اور ہمدردی ہونے کے باوجود نظام جماعت بعض پابندیوں کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بعض صورتوں میں ملکی قانون ایک فریق کو حق پر نہ ہونے کے باوجود اس کے شرعی حقوق کی وجہ سے بعض حق دے دیتا ہے۔ اس لئے ایسے مرد جو ظلم کر کے اپنی بیویوں کو گھروں سے نکال دیتے ہیں۔ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ موسم کی شدت کیا ہے۔ پھر ایسے ظالم باپ ہوتے ہیں کہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ اس موسم کی شدت میں ماں کی گود میں چند ماہ کا بچہ ہے۔ تو ایسے لوگوں کے خلاف نظام جماعت کو عورت کی مدد کرنی چاہئے۔ پولیس میں بھی اگر کیس رجسٹر کروانا پڑے تو کروانا چاہئے۔ یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ ہم جماعت میں فیصلہ کر لیں گے اور باہر نہ نکلیں۔ بعد میں اگر فیصلہ جماعت کے اندر کیا جاسکتا ہو تو کریں، کیس واپس لیا جاسکتا ہے۔ لیکن ابتدائی طور پر ضرور رپورٹ ہونی چاہئے۔ اور پھر جو لاوارث اور بے سہارا عورتیں ہیں، ان ملکوں میں آ کر لاوارث بن جاتی ہیں کیونکہ والدین یہاں نہیں ہوتے، مختلف غیروں کے گھروں میں رہ رہی ہیں ان کو بھی جماعت کو سنبھالنا چاہئے، ان کی رہائش کا بھی جماعت بندوبست کرے، ان کے لئے وکیل کا انتظام کرے۔ (اور پھر ظاہر تو ہو جاتا ہے، پردہ پوشی کی جائے تو الگ بات ہے)۔ ایسے ظالم خاوندوں کے خلاف جماعتی تعزیر کی سفارش بھی بھیجی جائے۔ تو اس کے لئے فوری طور پر امریکہ اور کینیڈا کے امراء ایسی فہرستیں بنائیں۔ بعض دوسرے مغربی ممالک میں بھی ہیں، لجنہ کے ذریعہ سے بھی پتہ کریں اور ایسی عورتوں کو ان کے حق دلوائیں۔ اور جن عورتوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے اور نظام جماعت بھی اس بارے میں حرکت میں نہیں آ رہا تو یہ عورتیں مجھے براہ راست لکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے جماعت کا فعّال حصہ بننے کی توفیق دے۔ ہم اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ وہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جس کی آپ نے ہم سے توقع کی ہے۔ اپنے نیک نمونے قائم کرنے والے ہوں تاکہ ان نیک نمونوں کی وجہ سے غیر بھی ہماری طرف توجہ کریں۔ اور اس ذریعہ سے ہمیں تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کی توفیق ملے۔ پس اس کے لئے ہمیں اپنے ایمانوں کو بھی کامل کرنا ہوگا، اگر کہیں سوچوں میں ٹیڑھ ہے تو اس کو بھی دور کرنا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب انسان مومن کامل بنتا ہے تو وہ اس کے اور اس کے غیر میں فرق رکھ دیتا ہے۔ اس لئے پہلے مومن بنو۔ اور یہ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں، دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا"۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ 146)

تو یہ توقعات ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم سے۔ دنیا کی خاطر جو ایک دوسرے پر ظلم ہو رہے ہیں ان سے بچیں۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سمیٹنے والے ہوں گے تو اس کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل اور انعام جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر خلافت کی صورت میں جاری فرمایا ہے اس سے بھی حصہ پانے والے ہوں گے۔ اور اگر دعوے تو خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے ہوں اور عمل یہ کہ کسی طرح خلیفہ وقت کو باتوں ہی باتوں میں دھوکا دیا جائے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنا قانون استعمال کرتا ہے۔ اور ظالم اپنے ظلموں کی وجہ سے دنیاداروں سے تو بچ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق جس کا علم محدود ہے اس سے تو بچ سکتا ہے، لیکن خدا تعالیٰ سے نہیں۔ پس ہر ایک کو اپنا اس لحاظ سے بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

نیکیاں اپنے اندر کس طرح پیدا کرنی چاہئیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمّم اور مکمل ہوتے ہیں اور یہی ترقیات کا موجب ہوتے ہیں۔ مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات و صدقہ وغیرہ جو خدا نے اس پر فرض ٹھہرایا ہے بجا لاوے اور ہر ایک کارِ خیر کے کرنے میں اس کو ذاتی محبت ہو اور کسی تصنّع و نمائش و ریاء کو اس میں دخل نہ ہو۔ یہ حالت مومن کی اس کے سچے اخلاص اور تعلق کو ظاہر کرتی ہے اور ایک سچا اور مضبوط رشتہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیدا کر دیتی ہے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے۔ اور اُس کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے۔ الغرض ہر ایک فعل اس کا اور ہر ایک حرکت و سکون اس کا اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ اُس وقت جو اس سے دشمنی کرتا ہے وہ خدا سے دشمنی کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 343-344 جدید ایڈیشن)

تو فرمایا کہ ہر نیک کام میں، ہر کارِ خیر میں ذاتی محبت ہو۔ ایک جوش سے نیکی کا کام ہو رہا ہو، مجبوری سے نہ ہو رہا ہو اور کوئی تصنّع اور بناوٹ بھی نہ ہو۔ نیکی دنیا کو دھوکا دینے کے لئے بھی نہ ہو رہی ہو۔ دکھانے کے لئے بھی نہ ہو رہی ہو۔ تو یہ ہے تعریف نیک اعمال بجالانے اور تقویٰ پر قائم ہونے کی۔ اور پھر جب اس طرح پر اعمال بجا لا رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اس کے انعاموں سے بھی

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 میگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ھے پانے والے ہوں گے۔ پس ان اعمالوں سے حصہ پانے کے لئے ایک مسلسل اور مستقل عمل ہے جس پر ایک مومن کو چلنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ گزشتہ دنوں کی برکتوں سے جو آپ نے حصہ پایا ہے اس کو ہمیشہ اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور معاشرے میں ایک دوسرے کے خلاف بعض جگہ جو نفرتیں پل رہی ہیں ان کو دور کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ بڑے درد سے آپ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کرکے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بدخلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اٹھیں کہ یہ اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا ضرور رعب پڑے گا"۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 282، 283 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ سب کو بیعت کے حق کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ نیکیوں میں بڑھنے والے، نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رہے۔

میرا یہاں کینیڈا میں اس دورہ کا یہ آخری جمعہ ہے۔ مختصراً یہاں ذکر کر دوں کہ جو وفا اور پیار اور اخلاص میں نے آپ میں دیکھا اور محسوس کیا ہے خدا کرے یہ ہمیشہ قائم رہے۔ اور آپ میں سے اکثریت جو اخلاص اور وفا میں بڑھی ہوئی ہے اپنے نمونوں اور اثر کی وجہ سے اپنے کمزوروں کو بھی اپنے ساتھ ملانے والی ہو، ہر فتنے سے محفوظ رہنے والی ہو۔ اللہ آپ کو ہر فتنے سے محفوظ رکھے اور آپ لوگوں کو یہ بھی توفیق دے کہ احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام اس خطہ کے لوگوں تک بھی پہنچانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ کی طرف لے جانے والا راستہ دکھانے والے ہوں۔ اللہ آپ کی طرف سے ہمیشہ مجھے خوشی کی خبریں پہنچاتا رہے۔ خدا حافظ۔ السلام علیکم۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

صوبہ جموں کشمیر کے زونل امراء کی منظوری

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ کی درخواست پر صوبہ جموں کشمیر میں درج ذیل زونل امراء کی منظوری عطا ہوئی ہے اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔

(مرزا وسیم احمد۔ ناظر اعلیٰ قادیان)

ضلع سرینگر، ضلع بارہ مولہ، ضلع کپواڑہ کیلئے: مکرم عبد السلام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سرینگر کو بطور زونل امیر اور مکرم پروفیسر عبد الحمید صاحب کو نائب زونل امیر **نام جماعت:** سرینگر۔ اونہ گام۔ ترکپورہ۔ ننگ مرگ۔ بیچہ مرگ۔ بعد رواہ

ضلع اننت ناگ زون کیلئے: مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک موجودہ امیر یاڑی پورہ کو امیر زون اور مکرم بشارت احمد صاحب ڈار صدر جماعت آسنور کو بطور نائب امیر زون **نام جماعت:** اندورا۔ اسلام آباد۔ شورت۔ سرآباد۔ اوگام۔ بالسو۔ یاڑی پورہ۔ چیک ایر چھ۔ چیک ڈیسنڈ۔ نوناٹمی۔ برازلو۔ آسنور۔ کوریل

ضلع پلوامہ زون کیلئے: مکرم عبد الرحمن صاحب ایتو صدر جماعت رشی نگر کو امیر زون اور مکرم سید طاہر شاہ صاحب صدر جماعت ماندوجن نائب زونل امیر۔ **جماعتوں کے نام** ہاری پاری گام۔ ماندوجن۔ رشی نگر۔ سونن۔ تمن۔ ماکو۔ میشہ دار۔ شوپیاں۔

ضلع راجوری و جموں مضافات زون کیلئے: مکرم ماسٹر منور احمد صاحب زعیم اعلیٰ زونل امیر۔ **جماعتوں کے نام:** راجوری۔ بڈھانوں۔ رتھل۔ چارکوٹ۔ ڈھیری ریلوٹ۔ کالابن لوبارک۔ جموں۔

ضلع پونچھ زون کیلئے: مکرم چوہدری شمس الدین صاحب پونچھ بطور زونل امیر۔ **جماعتوں کے نام** پونچھ۔ شیندرہ۔ سلواہ۔ پٹھانہ تیر۔ گورساہی۔ درہ دلیاں۔ بموسان۔ لورنکوٹ۔ منکوٹ۔ مینڈر۔

صوبہ کیرلہ کے ضلعی و زونل امراء کی منظوری

صوبہ کیرلہ کے درج ذیل ضلعی اور زونل امراء کی منظوریاں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے عطا ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔ (مرزا وسیم احمد۔ ناظر اعلیٰ قادیان)

ضلع کالیکٹ و ضلع وایاناڑ کیلئے: محترم اے پی نبی محمود صاحب زونل امیر موجودہ صوبائی امیر۔ **جماعتوں کے نام:** کالیکٹ۔ پازاگرا۔ کوڈیاتھور۔ میلاکاڑ۔ امبلہ واکل

ضلع ارناکلم، ضلع الپی، ضلع اڑوکی کیلئے: مکرم پی بی احمد کبیر صاحب زونل امیر۔ **جماعتوں کے نام:** ارناکلم۔ آنراپورم۔ کوچین۔ کاکناڈ۔ موانو پوڑہ۔ چورتھی۔ آلپی۔ اڑوکی

ضلع کنور زون و ضلع کاشر کوڑ کیلئے: مکرم این کنجی احمد ماسٹر صاحب امیر پینگاڑی زونل امیر۔ **جماعتوں کے نام:** کینانور ٹاؤن۔ کینانور سٹی۔ پینگاڑی۔ کنڈلائی۔ پیانور۔ نیلی چری۔ پوترال۔ منجیشور۔ موترال۔ کوڈالی۔

ضلع ملاپورم زون کیلئے: مکرم پی محمد علی صاحب صدر جماعت پتھ پریم زونل امیر۔ **جماعتوں کے نام:** کیروالائی۔ کالکوڈ۔ وائم بلم۔ چکترا۔ پتھ پریم۔ منجیری۔ تردر۔ ایڈاپال۔

ضلع پالگھاٹ و ضلع ترچور کیلئے: مکرم ایم کے عبد الکریم صاحب صدر جماعت منارگھاٹ زونل امیر۔ **جماعتوں کے نام:** الالکور۔ موریاکی۔ کاواشیری۔ کوڑوایور۔ پالگھاٹ۔ منارگھاٹ۔ پلی پورم۔ چاواکاڈ۔ چیلاکرا۔ کوڈنگلور۔

ضلع کوئلون و ضلع تروندرم زون کیلئے: مکرم پی عبد الجلیل صاحب امیر جماعت احمدیہ کروناگپلی بحیثیت زونل امیر۔ **جماعتوں کے نام:** کروناگپلی۔ آڑی ناڈ۔ کوئلون۔ کوٹارہ کرہ۔ ماتھرا۔ پنتاپورم۔ خیلامیل۔ تروندرم۔

ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام نیز دیگر جماعتی تصاویر کی اشاعت کے ضمن میں حسب ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کیلئے درج ذیل امور پیش نظر رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے احباب جماعت اس کی پابندی کریں۔ 1- رسالوں میں اگر تصویر دینی ہو تو Portrait کی شکل میں یعنی پورے صفحہ پر ایک ہی تصویر دینا مناسب ہوگا۔ نیز تصویر کو کسی صورت میں Touching سے بہتر نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ وہی تصویر استعمال ہو جو ہر لحاظ سے Suitable ہو اور اس میں غیر ضروری کمپیوٹر وغیرہ کے ذریعہ کانٹ چھانٹ یا کلرنگ نہ کی گئی ہو۔ 2- جلسہ و اجتماع کے پروگراموں، چیریٹی واک یا دیگر پوسٹرز پر اشاعت کی صورت میں اجتماع وغیرہ کے بعد بہت سی تصاویر عام کچرا وغیرہ میں نظر آتی ہیں اور بہت تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے آئندہ اس کے متعلق بھی نہایت احتیاط سے کام لیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

بقیہ صفحہ (1)

جماعت کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان ملکوں میں حالات کے سازگار ہونے اور مظلومین کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اور جس طرح آپ امن کی فضا میں جلسے منعقد کر رہے ہیں انہیں بھی یہ بات میسر آجائے۔ حکومت برطانیہ کی تعریف کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چونکہ گزشتہ دنوں میں ہوئے لندن بم دھماکوں میں بتایا جاتا ہے کہ دھماکہ کرنے والے مسلمان تھے اور پاکستانی تھے تاہم یہ حکومت اپنے انصاف کے تقاضے کو پورا کر رہی ہے۔ اللہ اس کو جزائے خیر دے اور اپنی ان نیکیوں کے باعث انہیں حق پہچاننے کی توفیق عطا کرے۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے جلسہ کی عمومی ہدایات پڑھ کر سنائیں تاکہ جلسہ میں شامل ہونے والے ان ہدایات کو ملحوظ رکھیں۔

اخبار بدر خود بھی پڑھیں
اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں
یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

2001ء میں

ربّ خاتم الانبیاء کا عالمگیر جلالی نشان اور دیوبندیوں کیلئے تازیانۂ عبرت

از۔ دوست محمد شاہد مورخ احمدیت ربوہ پاکستان

(2-آخری)

طالبان کی دیوبندی حکومت کا عبرتناک انجام

حضرت مولانا محمد قاسمؒ کی وفات کے بعد آجتک آپ کے نام لیوا اکابر دیوبند نے اسلام اور ختم نبوت کے نام پر ملت اسلامیہ پر جو مظالم ڈھائے ہیں اس کی پاداش میں خاتم الانبیاء کے پر جلال خدا کا قہری نشان اکیسویں صدی کے پہلے سال طالبان کی دیوبندی حکومت کے عبرتناک انجام کی شکل میں ہوا۔

طالبان اور دوسری دہشت گرد تنظیموں کا پس منظر

پاکستان کے ایک دانشور اور صحافی رقمطراز ہیں۔

۱۸۹۰ کی دہائی میں جب روس نے افغانستان پر قبضہ کیا تو ایک مخصوص گروہ نے اسے بھی ایک موقع غنیمت جانا روس بھارت کا سرپرست تھا۔ اگر سرپرست کے دانت کھٹے ہو جاتے تو کسی حد تک قلبی آسودگی میسر آجاتی۔ گو اس مہم میں پاک فوج نے باقاعدہ کوئی حصہ تو نہ لیا لیکن چند فوجی جرنیل دنیا بھر میں اپنی مستعدی اور عسکری اہلیت کے باعث مشہور ہو گئے۔ یہ تاثر بھی پھیل گیا کہ اب پاکستان کی مغربی سرحد محفوظ ہو گئی ہے اس لئے اب بھارت سے بدلہ چکایا جا سکتا ہے۔

یہی وہ ماہ و سال تھے جب اس گروہ اور افغان جہاد میں شامل مذہبی جماعتوں کی سوچ ایک ہو گئی تھی۔ جہادی تنظیموں کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کی گئی۔ بھارت سے 71ء کا بدلہ لینے کی بجائے بھارت کو توڑنے کے خواب دیکھے جانے لگے وزارت خارجہ میں ایسے لوگ پروموٹ کئے گئے جو ان توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل میں کارآمد ہو سکتے تھے۔

عجلت میں کئے جانے والے جنیوا معاہدے کے نتیجے میں جہادی تنظیمیں افغانستان سے فارغ ہو کر کشمیر میں داخل ہو گئیں۔ افغانستان کو امریکہ ہی نہیں پاکستان نے بھی تنہا چھوڑ دیا تھا۔ پاکستان کے من پسند مجاہدین رہنما کابل کے حکمران تھے۔ لیکن وہ صرف مجاہد تھے مرنا مارنا ان کی نفسیات میں بیٹھ چکا تھا...... دیکھتے ہی دیکھتے جماعت اسلامی کے ساتھ کئی جہادی گروہ معرض وجود میں آگئے۔ پاکستان کے گلی کوچوں میں جہادی نغمے گونجنے لگے۔ چوک چوراہوں میں جہادی فنڈز اکٹھے ہونے لگے۔ دہلی کے لال قلعے پر پرچم لہرانے کی خوشخبریاں دی جانے لگیں۔ ایک تنظیم نے تو اپنے جہاد کا پورا پروگرام ایک سٹکر میں دے دیا۔ بھارت اسرائیل اور امریکہ تینوں کو فتح کرنے کی نوید سنا ڈالی۔

پاکستان کے اندر کئی ٹریننگ کیمپ قائم ہو گئے۔ سرحد پار کرنے میں عسکری حلقوں نے بڑی جانفشانی دکھائی۔ آزادی کشمیر کے لئے جماعت اسلامی کے رہنماؤں کے بیٹے تک شہید ہوئے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھی مجاہدین کی بھرتی ہوتی رہی۔

خالصتان تحریک جو دھیرے دھیرے چل رہی تھی اچانک سرگرم ہو گئی۔ جماعت اسلامی جس کا سکھوں سے کوئی نظریاتی تعلق نہیں ہے وہ بھی آئے روز خالصہ تحریک کے رہنماؤں کی پذیرائی فرمانے لگی.....

یہ کہنا کہ محض ایک افغان کمانڈر سے لڑائی کرنے کے نتیجے میں طالبان معرض وجود میں آئے ٹھیک نہیں ہے طالبان افغانستان کے اندر شدت پسند مذہبی رجحانات کے حامل وہ لوگ تھے جو نجیب اللہ اور اس کے ساتھیوں کو کافر سمجھتے تھے۔ ان کی لڑائی ہمیشہ سے ایک ملکی ریاست کے قیام کیلئے تھی۔ لیکن تب امریکی حلقے نامور اور قدرے روشن خیال مجاہدین پر مہربان تھے۔ گو روس کے خلاف جنگ میں افغان علما نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا، لیکن ان کی سیاسی حیثیت محض تیسرے درجے کی تھی یہ لوگ خالصتاً دیوبند مکتبہ فکر کے مدرسوں میں پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور پاکستان میں موجود دیوبندی رہنماؤں کو اپنا سرپرست تصور کرتے تھے۔ کٹر مذہبی نظریات کے حامل ان مولویوں کے نزدیک تمام افغان مجاہدین غدار اور امریکی ایجنٹ تھے۔ ان طالبان کی تعداد کبھی بھی کم نہیں تھی۔ یہ صرف موقع کی تلاش میں تھے۔ مجبوری کے لئے انہوں نے مختلف مجاہد تنظیمیں "جوائن" کر رکھی تھیں۔ افغان مجاہدین کے درمیان پائی جانے والی تمام نفرتوں کو یہ لوگ بخوبی سمجھتے تھے۔ ان کی کمزوریوں کو جانتے تھے بہت سے عرب انہی کے مدرسوں کو "ریال" بھجواتے رہے تھے۔ اسامہ تب بھی اسی گروہ سے رابطہ رکھتے تھے۔ جب پروفیسر ربانی نے بھارت کی طرف دیکھنا شروع کیا اور حکمت یار نے بھی امریکہ کو آنکھیں دکھانا شروع کیں تو اس مخصوص گروہ کو تشویش ہوئی۔ امریکہ اور پاکستان کا مفاد پھر ایک بار مشترک ہو گیا خود سر افغان کمانڈروں اور حکمرانوں سے نجات پانا ضروری ہو گیا تھا اور پھر وہی ہوا جس کے لئے فضا پہلے سے تیار تھی۔ ملا عمر کو کیا چاہئے تھا۔ وہ ایک مدرسے کے معلم تھے۔ انہیں افغانستان پر حکمرانی کرنے کا موقع مل رہا تھا۔ انہوں نے اپنے ہی افغانی بھائیوں کا قتل عام شروع کر دیا"

(روزنامہ دن لاہور ۱۶ نومبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۶)

دیوبندی حکومت اور دیوبندی اسلام

پاکستان کے ایک نامور کالم نویس جناب خلیل دھانہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"طالبان جو عوام کی قوت اور امنگ سے عوام پر مسلط ہو گئے انہوں نے عوام کو کوڑوں سے پیٹنا شروع کیا بازو اور ٹانگیں کاٹنے کا آغاز کیا۔ تعلیمی اداروں کو کفر کے اڈے قرار دے کر چار دیواری میں پابند رہنے کا حکم دیا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن رکھنا جرم قرار دیا۔ عورتوں کی تعلیم پر پابندی عائد کی۔ کھیلوں اور تفریحات کو غیر شرعی ثابت کیا بارہ برس کی عمر تک کے بچوں کو جبری بھرتی کے ذریعہ جنگ میں شامل کیا۔ انہوں نے افغان عوام کو لادین شمار کر کے ایسا سماجی اور سیاسی نظام مسلط کیا جس سے وہ سابقہ اکیس برس کے مصائب کو بھی آسان زندگی سمجھنے پر مجبور ہو گئے"

(روزنامہ دن لاہور ۱۶ نومبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۶)

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

یاجوج ماجوج کے بے شمار اسلحہ پر قبضہ

پاکستان کی خفیہ تنظیم آئی ایس آئی کے سربراہ ریٹائرڈ جنرل جاوید اشرف کے بیان کے مطابق طالبان کو ۱۷ سرنگوں میں بھرا ہوا اتنا اسلحہ ملا جس سے پاکستان فوج کی تین ڈویژن مسلح کی جا سکتی تھی

(روزنامہ جنگ لاہور یکم نومبر ۲۰۰۱)

دیوبندی "خلیفۃ المسلمین" کی قصیدہ خوانی

اسلحہ کی فراوانی دیکھ کر ملا عمر اور ان کے دیوبندی وزراء اور فوج کے کمانڈروں کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ وہ بین الاقوامی اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔ اسی دور میں کراچی سے اخبار ضرب مومن جاری کیا گیا جو طالبان مجاہدین کے "کارناموں" سے اور ملا عمر کی قصیدہ خوانی سے بھرا ہوا ہوتا۔ اخبار کی اشاعت ۳ تا ۹ جولائی ۱۹۹۸ء کے صفحہ اول پر "عالم اسلام کے رہبر امیر المومنین ملا عمر" کے عنوان سے جامعہ فریدیہ کے "شیخ الحدیث مولانا لطافت الرحمان (فاضل دارالعلوم") نے اپنے امیر المومنین اور مجاہد اعظم کی شان میں نہایت غالیانہ اور مبالغہ آمیز قصیدہ شائع کیا۔ ایک اور غالی عقیدتمند نے ملا عمر کو فاتح مکہ سے تشبیہ دیتے ہوئے یہاں تک لکھ ڈالا "ملا محمد عمر خلیفہ مملکت اسلامیہ افغانستان نے افغانستان میں موجود تمام بت توڑنے اور مسمار کرنے کا جراتمندانہ اعلان کیا ہے۔ اسلامی ریاست کے اس عظیم خلیفہ نے چودہ صدیاں پہلے کی وہ یاد تازہ کر دی ہے کہ جب نبی اکرمؐ نے حرم کعبہ میں موجود تمام بتوں کو توڑنے کا اعلان کیا تھا اور چھڑی کے ساتھ ایک ایک بت گراتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے "حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل بالکل مٹنے کے لئے ہے"

(الرشید لاہور مئی ۲۰۰۱ء صفحہ ۵۰)

پشاور کانفرنس میں سیاسی طاقت کا مظاہرہ

برصغیر کے مسلمانوں کو طالبان کے "اسلامی انقلاب" سے متعارف کرانے اور اپنی سیاسی طاقت کا مظاہرہ کرنے کیلئے ۲۰۰۱ء میں دیوبند کانفرنس بھی منعقد کی گئی کانفرنس میں "امیر المومنین" ملا محمد عمر کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا کہ "دارالعلوم دیوبند وہ عظیم تحریک ہے جس نے پوری دنیا میں آزادی کی شمع روشن کی۔ اس وقت پوری دنیا علمی اور دینی لحاظ سے دارالعلوم دیوبند کی ممنون ہے آج ہم سمجھتے ہیں کہ جتنی بھی اسلامی تحریکات ہیں ان کی پشت پر دارالعلوم دیوبند کا فیضان ہے۔ سرزمین افغانستان کا ایک ایک چپہ دارالعلوم دیوبند کے فیض کا منہ بولتا ثبوت ہے امید ہے کہ جمعیت علماء اسلام کی یہ کانفرنس عالم اسلام کی سربلندی کیلئے سنگ میل ثابت ہوگی اور اس کی وجہ سے پاکستان میں نفاذ شریعت کے عمل میں پیش رفت ہوگی...... حالات نے اجازت دی تو میں بذات خود شرکت کروں گا بصورت دیگر میرے نائبین حکومت کے مقتدر افراد شرکت کر کے دارالعلوم دیوبند سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کریں گے

(جنگ اشاعت خصوصی دارالعلوم دیوبند ۱۵۰ سالہ خدمات)

یہ کانفرنس چونکہ خالص سیاسی ڈھونگ تھا اس لئے ایک دیوبندی عالم نے اس کے عزائم کو بے نقاب کرتے ہوئے بیان دیا کہ "جشن جوبلی فراڈ تھا وارثان دیوبند بتائیں کہ وہ روشنی کہاں ہے جو اکابرین دیوبند نے پھیلائی تھی صحابہ کرام نے جلسے جلوس سے نہیں کردار و عمل سے اسلام پھیلایا تھا"

(الرشید لاہور مئی ۲۰۰۱ء صفحہ ۳)

ایک نہیں کھربوں امریکہ کو شکست دینے کی پیشگوئی

روس و امریکہ کے خفیہ اسلحہ اور اسامہ بن لادن کی بھاری مالی امداد دونوں نے اور دیوبندی حلقوں کے بلند بانگ دعاوی نے نمرود کی بادشاہی کا زمانہ تازہ کر دیا۔ پاکستان کے ایک نہایت بیباک اور شاطر نے تو یہ بھی پیشگوئی کر دی "عارفان حقیقت جانتے ہیں کہ اسامہ افغانستان میں طالبان کی حفاظت میں نہیں ہے بلکہ محمد عربی کے اس غلام کی حفاظت عیسائیوں کے عظیم پیغمبر حضرت عیسیٰ اور یہودیوں کے جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ کے لازوال روحانی تصرفات کر رہے ہیں۔ وہ شخص جو ایمانیات اور روحانیات پر یقین رکھتا ہے اسامہ کو مادی طاقتوں اور عناصر پر بھروسہ کرنے والی قوتوں

کے مقابل ہاتھ ہلا کر تسخیر تصور کرتا ہے۔ وہ شخص جس کے گرد و پیش دنیا بھر کے ایک ارب اور پچیس کروڑ مسلمانوں کی دعاؤں نے قلعہ بندیاں کر رکھی ہوں ایک امریکہ تو کیا کھربوں امریکہ بھی اکٹھے ہو کر آ جائیں تو اس کا بال بیکا نہیں کر سکتے"

(الجہاد ن ۲۸ ستمبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۶)

دیوبندی حکومت کی تباہی

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۶ء کو دیوبندی حکومت کی بنیاد پڑی۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو اس جابر حکومت کی پانچویں سالگرہ تھی جو ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگون (واشنگٹن) کی بربادی اور ہزاروں معصوم جانوں کی ہلاکت کی صورت میں منائی گئی جس کے بعد امریکہ نے ۸؍ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو اپنے خوفناک بمبار آتشیں طیاروں سے افغانستان حکومت پر حملہ کر دیا۔ ۱۲ نومبر ۲۰۰۱ء کو دیوبندی حکومت کے پرخچے اڑ گئے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور اب وہ ہمیشہ کیلئے قصہ پارینہ بن کے رہ گئی ہے۔ ایک دیوبندی عالم خالد محمود نے امریکی بمباری کی ہولناک روداد لکھی ہے جسے ۱۳ فروری ۲۰۰۲ء کو جہاد فاؤنڈیشن لاہور نے "افغانستان میں مسلمانوں کا قتل عام" کے نام سے شائع کیا ہے۔ دیوبند کے ناقوس خصوصی نے دیباچہ میں خون کے آنسوؤں سے اس نام نہاد اسلامی حکومت کے عبرتناک انجام پر لکھا ہے کہ "طالبان تخت کابل اور قندھار کے اقتدار سے محروم ہونے کے بعد افغانستان کے پہاڑوں اور میدانوں اور کھائیوں اور کھنڈوں میں گم ہو چکے ہیں" (صفحہ ۱۰) ازاں بعد تفصیل سے اس بدقسمت ملک کی جس میں ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو شہید کابل حضرت سید عبد اللطیف شہید کا مقدس خون بہایا گیا نام نہاد "دیوبندی مجاہدوں" پر رب محمد کے غضب اور قہر کے قیامت خیز نزول کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

"کابل کا سقوط ہوا تو ہر طرف کرائے دار" نام نہاد فوجی" مجاہدین اور طالبان کے سفاک قاتل بنتے چلے گئے تمام اخلاقیات اور جنگی اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انہوں نے عرب اور چیچنیا و پاکستان کے مجاہدین سمیت طالبان کا قتل عام شروع کر دیا۔ ہزاروں مجاہدین محاصرہ توڑ کر نکلے بعض نے مذاکرات کے بعد ہتھیار ڈال دیئے لیکن ان سے بدعہدی کی گئی۔ مجاہدین کو ٹینکوں کے نیچے کچل کر قیمہ بنا دیا گیا۔ ہزاروں مجاہدین کو کنٹینروں میں بند کر کے حبس دم کے ذریعے مار دیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں کی توہین کی گئی ان سے غیر انسانی سلوک کیا گیا زندہ انسانوں کی چمڑی ادھیڑی گئی کھال کھینچی گئی جانوروں کی طرح زمین پر گرا کر ذبح کیا گیا۔ کابل کے چوراہوں میں طالبان کو سنگسار کیا گیا، ناپاک ہاتھ سنت رسول ﷺ کو نوچتے رہے تڑپتی لاشوں پر رقص ابلیس کیا گیا مجاہدین کے منہ کے دہانوں میں گولے داغے گئے زندہ تڑپتی بلکتی اور بے بسی کے ساتھ لڑھکتی لاشوں پر تیل پھینک کر آگ لگائی جاتی۔ ناک کان آنکھ اور دیگر اعضائے جسمانی کا مثلہ کیا گیا۔ عورتوں کی عزتیں نوچ لیں موت کا رقص کئی مہینے سے جاری ہے۔ شعار اسلامی مٹا دیئے گئے۔ ہرات، بگرام، قندوز، قلعہ جنگی، کابل، جلال آباد، مزار شریف، خوست، پکتیا، زابل، ہلمند، قندھار، تورا بورا، غزنی، لوگر، سپن، بولدک وغیرہ میں ایسے ایسے مظالم ڈھائے گئے کہ جنہیں قلم لکھنے سے قاصر ہے زبان میں سکت نہیں کہ ان خوفناک مناظر کا نقشہ کھینچ سکے۔ اگر امریکہ اور اس کے حواریوں کی قیامت خیز بمباری بے پناہ تباہی اور قتل و غارت گری کی حقیقی تصویر پیش کی جائے تو مغربی کافروں کی ان ہولناکیوں کو دیکھ کر کلیجہ پھٹ جائے اور انسان پر سکتہ طاری ہو جائے۔ افغانستان پر جو قیامت اتری ہے اس نے تو ہمیں شدید بے چینیوں کی نذر کر دیا ہے دل و دماغ سے سکون غارت ہو گیا ہے راتوں کی نیند اڑ گئی ہے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب نہیں تھمتا۔ راتوں کو سوتے سوتے جاگ جاتا ہوں اور کمرے سے باہر کھلی فضا میں جا کھڑا ہوتا ہوں ایسی کلبلاہٹ ہے کہ افسردگی اور لاچارگی بڑھتی جا رہی ہے۔

لاہور میں رہتے ہوئے بھی دل افغانستان کے صحراء کوہسار میں مجاہدین کی بلائیں لینے پر مجبور ہے ویرانیوں نے میرے دل میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔ میں نے ایسے بہت سے علماء کو دیکھا ہے جو بے پناہ کرب میں مبتلا ہو کر راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتے ہیں اور مسلمانوں کی اجتماعی بے حسی بے چارگی اور غفلت پر آنسو بہاتے ہیں۔

صحرا کو بہت ناز تھا ویرانی پہ اپنی
واقف نہیں شاید میرے اجڑے ہوئے دل سے
(صفحہ ۳۵-۳۶)

نقیب دیوبند نے اس عبرت خیز اور خونچکاں روداد کے بعد جس کا لفظ لفظ مہدی دوراں کی ۱۸۹۳ء کی خواب کی حقانیت پر شاہد ناطق ہے افغانستان کو "دشت کربلا" اور "حسین" سے تشبیہ دیتے ہوئے عامۃ المسلمین کی آنکھوں پر خاک جھونکتے ہوئے فریاد کی۔

"میں افغانستان ہوں.....!

مصائب کے کربلا میں مثل حسین علیہ السلام تنہا کھڑا ہوں۔ مجھے کفر سے شکایت نہیں ہم امریکی طاغوت سے نمٹ لیں گے...... مجھے شکایت ان ملت فروشوں سے ہے جو چند ٹکڑوں کی خاطر اپنے ہتھیاروں کا رخ ہماری طرف کئے ہوئے ہیں...... تم خیال رکھنا......

اور دیکھنا تمہاری آنکھوں کے سامنے ۱۶ لاکھ سے زائد شہیدوں کا لہو کہیں رائیگاں نہ جائے کہیں قافلہ چھوٹ نہ جائے کہیں خواب بکھر نہ جائیں...... اس لئے کہ اگر ہمارے خواب بکھر گئے تو پھر اس خطے میں کوئی بھی چین کی نیند نہیں سوئے گا۔

ہم نہ ہوئے تو افق مہتاب نہیں دیکھے گا
ایسی نیند اڑے گی پھر کوئی خواب نہیں دیکھے گا
(صفحہ ۳۹)

رب محمد کے اس قہری نشان کی ہیبت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خدا کے مقدس مسیح محمدی کو ۱۸۹۳ء میں بذریعہ رویاء باغ احمدیت پر حملہ آوروں کا حیرت انگیز نظارہ دکھا دیا گیا تھا جس کا تذکرہ حضور ہی کے عربی عبارت کے ترجمہ کی صورت میں سپرد قرطاس کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے کسی مقصد کیلئے جانے کی غرض سے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی ہے ... اور صالحین کے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے چستی کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو گیا اس کے بعد میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ سواروں کا پتہ لگا ہے جو مسلح ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے میرے مکان پر چڑھ کر آئے ہیں اور میں تن تنہا ہوں اور ان ہتھیاروں کے سوا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے پناہ کے طور پر دیئے گئے تھے کوئی خود وغیرہ بچاؤ کا سامان میرے پاس نہ تھا پھر میں نے اس کی حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دوڑایا اور مجھے یقین تھا کہ میں کامیاب ہوں گا۔ پھر میں اُن کے قریب ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان لوگوں کے کپڑے بوسیدہ اور دریدہ ہیں ان کی شکلیں مکروہ ہیں اور ان کی ہیئت مشرکوں کی سی اور لباس بدکردار لوگوں کا سا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ غارت ڈالنے کی غرض سے اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اور میں پورے غور اور توجہ سے ان کی شکلوں کو دیکھ رہا ہوں اور میں پہلوانوں اور بہادروں کی طرح تیزی سے ان کی طرف جا رہا ہوں اور میرا گھوڑا ایسا تیزی سے جاتا تھا کہ کوئی غیب سے اسی طرح پر چلا رہا ہے جیسا کہ حدی خوان لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہیں۔ میں اس کے قدموں کی خوبصورتی اور دلکشی کی وجہ سے بھی خوشی محسوس کرتا تھا۔ اس پر انہوں نے میری طاقت اور میری تدبیر میں مزاحم ہونے، میرے باغ کے پھلوں کو تلف کرنے اور درختوں کی بیخکنی کرنے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کیلئے اُن پر غارت ڈالنے کی غرض سے فوراً لوٹ کر میرے باغ کی طرف رُخ کیا۔ ان کے میرے باغ میں داخل ہونے اور گھس جانے کی وجہ سے میں گھبرایا اور مجھے سخت تشویش اور بے چینی پیدا ہوئی اور میری فراست نے بتایا کہ وہ لوگ میرے باغ کے پھلوں کو تباہ کرنا اور شاخوں کو توڑ دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں دوڑ کر ان کی طرف بڑھا اور میں نے سمجھا کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اور میری زمین کو دشمنوں نے اپنا وطن بنا لیا ہے اور میں کمزور اور خوفزدہ لوگوں کی طرح اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگا۔ سو اس بناء پر میں حقیقت حال معلوم کرنے کی غرض سے اپنے باغ کی طرف چل پڑا اور جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا اور غور سے اُس میں نگاہ ڈالی اور اس میں ان کے مقام کی جگہ دریافت کرنے لگا تو میں نے دُور ہی سے دیکھا کہ وہ میرے باغ کے درمیانی صحن میں گرے پڑے اور مُردوں کی طرح بکھرے پڑے ہیں۔ اس پر میری گھبراہٹ جاتی رہی اور مجھے اطمینان خاطر حاصل ہو گیا اور میں نہایت خوشی کے ساتھ تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور جب میں ان کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ سب کے سب یکدم ذلت کی حالت میں اور مورد غضب الٰہی بن کر اس طرح پر مر گئے جیسے ایک شخص کا مرنا واقع ہوتا ہے اور ان کے چمڑے اُتارے گئے اور ان کے سروں کو کچل دیا گیا اور ان کے گلوں کو کاٹ دیا گیا اور آنکھ ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پارہ پارہ کر کے پھینک دیئے گئے اور یکدم ان پر ایسی تباہی آئی جیسے کسی قوم پر بجلی گر کر ایک ہی دم میں اُسے نابود کر دیتی ہے اور وہ بھسم ہو گئے۔

(ترجمہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ مطبع ریاض ہند پریس قادیان)

حدیث "یضع الحرب" کی واقعاتی تفسیر

آنحضرت ﷺ کے عدیم المثال عاشق سیدنا مہدی دوراں و مسیح الزمان کا یہ رویا دراصل خاتم الانبیاء محمد عربی ﷺ کی حدیث "یضع الحرب" کی واقعاتی تفسیر ہے جو ہمیشہ صداقت اسلام پر مجسم برہان کی حیثیت سے قیامت تک سورج اور چاند کی طرح چمکتا رہے گا چنانچہ حضرت اقدس نے ایک صدی قبل اپنے پرمعارف شعری کلام میں اللہ جلشانہ عزوجل کے حکم سے دنیا بھر میں اعلان عام فرما دیا کہ:

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائے گا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیش گوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اے کاش خدا ترس دیوبندی بزرگ اس عدیم المثال عالمگیر قہری نشان کو دیکھ کر اپنی خلاف اسلام سرگرمیوں سے تائب ہو جائیں اور امیر کبیر حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی کے عارفانہ عقائد کو اپنانے کے بعد مہدی امت کی جماعت میں شامل ہوں کیونکہ حضرت مولانا نے سوا صدی قبل انتباہ فرما دیا تھا۔

"زمانہ کی بدعات بدوں امام مہدی علیہ السلام کے نہیں اٹھیں گی"

(تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۲۵۱ مؤلفہ جناب الحاج مولوی عاشق الٰہی میرٹھی۔ محبوب المطابع دہلی)

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پر قرباں ہے
(المسیح الموعودؑ)

◈◈◈

جے گاؤں میں بھوٹان کانفرنس کا شاندار انعقاد

مورخہ ۱۹ جون کو احمدیہ مسلم دار التبلیغ جے گاؤں (بھوٹان بارڈر) کے احاطہ میں سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد ہوا۔ جسمیں گردونواح کے بھوٹانی، نیپالی، مردوزن نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ سکم، بنگال کے علاقوں سے بھی کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ کانفرنس کی تیاری میں مکرم ناصر شاہ صاحب صدر جماعت سکم، مکرم مولوی حبیب الرحمان صاحب مبلغ انچارج بھوٹان، مکرم مولوی سید فہیم احمد صاحب مبلغ انچارج سکم، اور انکے معاونین، معلمین، کرام اور مکرم فیروز صاحب پرنسپل ایڈین سکول نے بہت تعاون دیا۔ فیروز صاحب کی اہلیہ بھوٹانی احمدی خاتون وصدر لجنہ ہیں انہوں نے بھی کافی ممبرات کے ساتھ شمولیت فرمائی۔ مرکز قادیان سے علماء سلسلہ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر تشریف لائے۔ ساڑھے نو بجے کانفرنس مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں مکرم حافظ شفیق الرحمان صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ آیات کریمہ کا نیپالی ترجمہ ہمارے بھوٹانی معلم مکرم ذی کے شیرپا صاحب نے سنایا۔ مکرم مظفر احمد صاحب فضل نے نظم "وہ پیشوا ہمارا" پڑھی اور اسکے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ علماء سلسلہ نے نہایت عمدگی سے اسلام احمدیت کی حسین و پر امن تعلیمات کو پیش کیا۔ نیز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی ابو طاہر منڈل صاحب نے بنگالی میں تقریر کی۔ سات سو سے زائد مرد وخواتین اور بچوں کی حاضری تھی۔ خواتین کے لئے سرور ہال میں جلسہ ٹی وی پر دیکھنے اور سننے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایم ٹی اے کی ٹیم جو قادیان سے تشریف لائی تھی اسنے ساری کاروائی رکارڈ کی۔ جلسہ کی کاروائی کے وسط میں بھوٹانی بچوں نے ترانہ پیش کیا۔ اور آخر پر شری بی ایم رائے کونسلر کالم پونگ اور ایک اور معزز دوست نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے جماعت کی اس کاوش کو سراہا۔ اور فرمایا ایسے جلسے اور بھی منعقد ہونے چاہئیں۔ اس سے آپسی امن اور بھائی چارہ کو فروغ ملتا ہے۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان نے تمام حاضرین اور حکام کا شکریہ ادا کیا۔ اور معزز افراد کی خدمت میں قرآن مجید نیپالی ترجمہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ آخر پر تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ کے کامیاب بنانے میں مقامی احباب وخواتین کے علاوہ سکم، بنگال کے گردونواح کے مبلغین و معلمین کرام نے بھرپور تعاون دیا۔

۱۶ جون کو مرکزی علما کا وفد سکم کے دار الحکومت گنگٹوک میں احمدیہ مشن میں گیا جہاں مکرم نادر شاہ صاحب نے اپنے نئے ہوٹل میں مرکزی نمائندگان کو ٹھہرایا۔ مکرم اعجاز صاحب، مکرم امتیاز صاحب، مکرم ناصر شاہ صاحب صدر جماعت سکم اور معلمین نے بھرپور تعاون دیا جزاھم اللہ تعالیٰ

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سکم کا دار الحکومت گینگٹوک سطح سمندر سے ۶۵۰۰ فٹ بلند ہے۔ جہاں احمدیت کا نفوذ ۱۹۹۱ء میں ہوا۔ الحمد للہ جماعت بہت منظم ہے اس وقت ایک مبلغ کے علاوہ ۵ معلمین متعین ہیں۔

(سید فہیم احمد و طاہر الاختر مبلغین سلسلہ)

جے پور میں جلسہ پیشوایان مذاہب

۱۷ جولائی کو "راشٹریہ جن چیتنا سنگھ" کے زیر اہتمام بیڈ کالج جے پور (راجستھان) میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس جلسہ کے لئے جماعت کی طرف سے مکرم مولوی ناصر احمد صاحب زاہد مبلغ سلسلہ، مکرم شریف احمد صاحب فاروقی صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ راجستھان، مکرم محمد ظفر الحق صاحب اور مکرم ربیع الاسلام صاحب معلم سلسلہ پر مشتمل وفد نے شرکت کی جلسہ کی کاروائی دن کے ساڑھے تین بجے شروع ہوئی اسمیں مختلف مذاہب کے علما اور کالجوں کے پروفیسر حضرات نے تقریر کی۔ مکرم شریف احمد صاحب فاروقی نے بڑی خوش الحانی کے ساتھ اور احسن رنگ میں ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس میں حب الوطنی کے جذبہ کو احسن رنگ میں پیش کیا گیا تھا جو حاضرین نے بڑے غور سے سنا اور سراہا۔ خصوصاً ہندو دوست بہت متاثر ہوئے۔

(امجد لطیف صوبائی امیر جماعت احمدیہ راجستھان)

شولا پور میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

۴ مئی کو احمدیہ مشن شولا پور (مہاراشٹر) میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تربیتی اجلاس کیا گیا۔ جسمیں شولا پور شہر کے مختلف حلقہ جات بیڑی گھر کول، گاندھی نگر، پربھاکر بستی سے قریبا چالیس خدام واطفال نے شرکت کی۔ مکرم اکبر رمضان شیخ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شولا پور نے صدارت کی۔ تلاوت، عہد، نظم کے بعد مکرم خضر حیات خان صاحب معلم، مکرم فرقان احمد صاحب، مکرم غلام نبی خان صاحب معلم مکرم مبارک احمد صاحب تیما پوری اور خاکسار نے تقریر کی۔ پھر اطفال سے دینی سوالات پوچھے گئے۔ جسکے جواب دینے پر انہیں انعامات دئے گئے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(انصار علی خان معلم سلسلہ)

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خدام واطفال کیرلہ کے اعزاز میں خصوصی تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام صوبہ کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے قادیان آنے ہوئے ۳۴ خدام، اطفال پر مشتمل ایک وفد کے اعزاز میں بعد نماز عصر ایوان انصار میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جسکی صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد استاذ جامعہ احمدیہ وایڈیٹر مشکوۃ اور مکرم کے ایس نذیر احمد صاحب عطار نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ خاکسار نے مرکزی عہدیداران کا تعارف کرایا آخر میں محترم صدر اجلاس نے بچوں کو زریں نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ خصوصی تقریب اختتام کو پہنچی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ چھ سال سے گرمی کی تعطیلات میں کیرلہ کے خدام واطفال تعلیم وتربیت کی غرض سے قادیان آتے ہیں اس مرتبہ خاکسار اور مکرم مولوی ... شفیق صاحب نے اس وفد کی نگرانی کی۔ ۲۵ روز دار الامان میں قیام کے بعد یہ وفد ۸ مئی کو واپس کیرلہ روانہ ہوا۔

مورخہ ۱۰ مئی کو دن کے گیارہ بجے سے سوا بارہ بجے تک مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح ارشاد و نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں کیرلہ سمپرک کرانتی ایکسپریس ٹرین میں ایک نہایت ایمان افروز اور دلچسپ تربیتی جلسہ ہوا۔ عزیز غلام احمد آف لکشدیپ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد جمیل عبد اللہ کنور ناؤن نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ خدام واطفال کی تاثراتی تقاریر ہوئیں سید عبد الودود صاحب منجیری نو احمدی جنہوں نے قادیان آکر اس تربیتی کیمپ کے دوران بیعت کی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انکے لئے یہ سفر تاریخی اور ایمان افروز سفر رہا ہے۔ کیوں کہ انہیں دوران سفر قادیان میں ہدایت نصیب ہوئی۔ عزیز عبد النافع حسن صاحب منجیری، عزیز غلام احمد لکشدیپ، عزیز محمد عدنان محمد پریم نے بتایا کہ اس سفر اور قادیان میں قیام کے دوران انہیں روحانی لحاظ سے بہت تقویت ملی۔

صدارتی تقریر میں صدر صاحب نے بچوں کو بتایا کہ قادیان میں قیام کے دوران انہوں نے جو اچھے اور نیک کام کئے انہیں واپس جاکر مستقل مزاجی سے جاری رکھیں۔ بچوں نے کئی سوالات کئے جنکے جوابات صدر اجلاس نے دئے۔ خدام اور اطفال نے ایک نعت اور ترانہ بھی خوش الحانی سے سنایا آخر میں دعا ہوئی۔ یہ تربیتی اجلاس گاڑی میں سوار دیگر مسافروں کے لئے ایک عجوبہ تھا۔ دوران سفر نمازیں باقاعدگی سے باجماعت ہوتی رہیں۔ یہ قافلہ ۱۰ مئی کو ساڑھے دس بجے رات کالیکٹ کیرلہ پہنچا۔

(ٹی ایم محمد خادم سلسلہ کیرلہ)

کینانور اور کوڈالی کیرلہ میں تربیتی اجلاس

مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد کی آمد سے استفادہ کرتے ہوئے ۱۱ مئی کو کینانور ٹاؤن میں تربیتی اجلاس کیا گیا۔ کینانورٹی، کنڈالائی اور تلاشری جماعتوں کے احباب نے شرکت کی۔ انکو اہم امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بعد نماز مغرب وعشا کوڈالی میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار نے ملیالم زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ سنایا۔

(محمد اسماعیل الیمی مبلغ سلسلہ)

کوڈیاتھور کیرلہ میں تربیتی اجلاس

مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان مورخہ ۱۶ مئی کو کوڈیاتھور تشریف لائے۔ بعد نماز عصر مسجد میں تربیتی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم ونظم سے ہوا۔ بعدہ تمام عہدیداران جماعت نے اپنے شعبہ سے متعلق جامع ومختصر رپورٹ پیش کی۔ مکرم مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں احباب جماعت کو مؤثر انداز میں نصائح کیں۔ نیز احباب جماعت کے کاموں پر اظہار خوشنودی کیا۔

(ایم سی محمد صدر جماعت احمدیہ کوڈیتھور)

کروناگپلی کیرلہ میں تربیتی اجلاس

مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی آمد پر مورخہ ۲۶ مئی کو بعد نماز مغرب وعشا مسجد احمدیہ میں مکرم امیر صاحب کروناگپلی کی زیر صدارت مکرم ظفر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم ثابت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ عربی اشعار سنائے۔ مکرم امیر صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولانا صاحب نے تقریر کی۔ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب نے ملیالم میں اسکا ترجمہ سنایا۔ مکرم امیر صاحب کے اختتامی خطاب اور دعا سے اجلاس ختم ہوا۔ اس اجلاس میں ۹۰ مردوزن وبچوں نے شرکت کی۔

(آئی آر انصار معلم وقف جدید)

اخبار بدر کی مالی وقلمی اعانت کرکے عند اللہ ماجور ہوں نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ : منصور احمد ناصر)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اجتماع پندرہ سال کے وقفے کے بعد منعقد ہوا۔ اس لمبے وقفے کی بڑی وجہ طویل خانہ جنگی اور ملک کی غیر یقینی صورتحال تھی۔ اجتماع کے لئے ۲۵ تا ۲۷ مارچ ۲۰۰۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں اور مقام اجتماع کے لئے کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے جماعتی ہیڈ کوارٹر Teh Town کا انتخاب کیا گیا۔ یہ ٹاؤن رابرٹس پورٹ جانے والی سڑک کے کنارے واقع ایک چھوٹا سا ٹاؤن ہے جہاں ایک خوبصورت سی مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ یہاں کی زندگی نہایت سادہ ہے۔ چنانچہ یہاں کے خدام نے اپنی روایات کے مطابق بانس کی لکڑیاں گاڑ کر ان کے اوپر کھجور کے پتوں کی چھت ڈال دی۔ بیٹھنے کے لئے بانس ہی کے بنچ تیار کر لئے گئے۔ یوں ہمارا اجتماع ہال تیار ہو گیا۔ اسے غریب دلہن کی طرح سجانے کے لئے مختلف جماعتی بینرز چاروں طرف لگائے اور ٹاؤن میں موجود مختلف رنگا رنگ پتوں اور پھولوں کے گلدستے بنا کر بانس کے ستونوں کے ساتھ آویزاں کر دیئے گئے۔ یوں سادگی کے ساتھ حسن بھی عود کر آیا۔

۲۵ مارچ بروز جمعۃ المبارک منرو ویا شہر سے ایک بس پر خدام کا قافلہ علی الصبح مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کی قیادت میں مقام اجتماع کی طرف روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل مکرم محمد اکرم صاحب باجوہ امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ لائبیریا نے اجتماعی دعا کروائی۔ راستے میں بومی کاؤنٹی سے بھی چند خدام اجتماع میں شرکت کے لئے اس قافلے میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ قافلہ جمعہ کی نماز سے کافی پہلے بحفاظت Teh Town پہنچ گیا۔ نماز جمعہ کے معاً بعد اجتماع کے پہلے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور دو زبانوں (انگریزی اور Vai) میں ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ نظم اور عہد کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کی اور خدام کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں مکرم حاجی اسماعیل صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے اپنی تقریر میں نہایت مؤثر انداز میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جو Teh جماعت کی لجنہ نے تیار کیا تھا۔ نماز مغرب اور عشاء اپنے وقت پر ادا کی گئیں۔ دونوں نمازوں کے درمیانی وقفہ کے دوران رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ عشاء کے بعد سوال و جواب کی نہایت دلچسپ مجلس منعقد ہوئی۔ روشنی کیلئے جنریٹر کا انتظام تھا جس سے جنگل میں منگل کا سماں بن گیا۔

اگلے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ ناشتے وغیرہ سے فراغت کے بعد صبح 10 بجے اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت، نظم اور عہد کے ساتھ ہوا۔ مہتمم تربیت اور مہتمم مال کی تقاریر "حقیقی اسلامی نماز" اور "اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت" کے موضوعات پر ہوئیں۔ اس سیشن کی خاص بات محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لائبیریا کی نفس نفیس شمولیت تھی جو خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے منرو ویا سے تشریف لائے تھے۔ امیر صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پر زور دلائل کے ساتھ بیان کیا۔ انہوں نے خدام کو ایک لمبے عرصے کے بعد اجتماع منعقد کرنے پر مبارکباد دی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ انہوں نے کہا اگرچہ اجتماع کی حاضری کم ہے لیکن اگر آپ اپنے اندر حقیقی قربانی کی روح پیدا کر لیں اور انشراح صدر کے ساتھ جماعتی کاموں میں حصہ لیں تو آپ کی ترقی کی راہیں کھلی ہیں۔ کوئی آپ کے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ انہوں نے TehTown کے خدام کا خاص طور پر ذکر کیا اور ان کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے جذبۂ خدمت کو بڑھائے۔ وقتاً فوقتاً فضاء خدام کے پرجوش نعروں سے گونجتی رہی۔

دوسرے دن کے پہلے سیشن کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ محترم امیر صاحب اپنے وفد کے ہمراہ واپس منرو ویا تشریف لے گئے۔ دوسرے اور تیسرے سیشن میں نہایت دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے خدام نے انتہائی جوش و خروش سے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، اذان، پیغام رسانی، اور مشاہدہ معائنہ شامل تھے۔ جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ، تین ٹانگ کی دوڑ، رسہ کشی، کلائی کشتی، اور میوزیکل چیئرز شامل تھے۔ آخر پر کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی بمقابلہ بومی کاؤنٹی و منرو ویا کا ایک دلچسپ نمائشی فٹ بال میچ ہوا جو میزبان کاؤنٹی، کیپ ماؤنٹ نے ایک صفر سے جیت لیا۔ بعض مقابلے مثلاً پیغام رسانی، مشاہدہ و معائنہ، میوزیکل چیئرز، وغیرہ ان خدام اور ٹاؤن کے دیگر افراد کے لئے بالکل نئے تھے۔ یہ مقابلہ جات ان کے لئے گہری دلچسپی کا باعث بنے۔ تمام نمازیں مقررہ وقت پر ادا کی گئیں۔ نماز عشاء کے بعد آج بھی سوال و جواب کی دلچسپ مجلس قائم ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال صاحب لنگاہ مرکزی مبلغ سلسلہ بومی کاؤنٹی نے نہایت مدلل اور تسلی بخش جوابات دیئے۔

تیسرے اور آخری دن کا آغاز بھی نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوا۔ اجتماع کا فائنل سیشن حسب معمول تلاوت، نظم اور عہد کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم جاوید اقبال صاحب مبلغ سلسلہ و مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے 'احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں میں فرق' کے موضوع پر پر معارف تقریر کی اور خدام کو اپنا مقام سمجھتے ہوئے ذمہ داریاں نبھانے کی تلقین کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے اس اجتماع کی رپورٹ اختصار کے ساتھ پیش کی۔ شعبہ رجسٹریشن کے ریکارڈ کے مطابق اس اجتماع میں حاضرین کی کل تعداد 96 رہی جس میں 74 خدام اور 22 انصار شامل تھے۔ عورتوں اور بچوں کو اس تعداد میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ منرو ویا سمیت تین کاؤنٹیز کے 19 ٹاؤنز کی نمائندگی ہوئی۔

محترم صدر صاحب کی رپورٹ کے بعد علاقے کے بعض بااثر افراد نے اس اجتماع کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس اجتماع کو اپنی زندگی میں رونما ہونے والا ایک منفرد واقعہ قرار دیا اور باقاعدگی سے ایسے اجتماع کروانے کی ضرورت پر زور دیا۔

آخر پر تقسیم انعامات کی دلچسپ تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدام میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے ساتھ ہی اجتماع کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ (الحمدللہ)

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور خدام و اطفال کی بہترین تعلیم و تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

لجنہ اماء اللہ زمبابوے کے پہلے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رخسانہ مظفر۔ صدر لجنہ اماء اللہ زمبابوے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ زمبابوے کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ 13/ مارچ 2005ء کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں زمبابوے کی تین مجالس نے شرکت کی جبکہ ہمسایہ ملک بوٹسوانا سے ہماری ایک مخلص ممبر عافیہ شاہ صاحبہ بھی شامل ہوئیں۔

کارروائی کا آغاز سوا نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد کے بعد نظم 'یہ روز کر مبارک......' خوش الحانی سے پڑھی گئی۔ پھر خاکسارہ نے افتتاحی تقریر میں بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرنے اور مسجد بنانے کے لئے خاص دعائیں اور مالی قربانی پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پھر علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جن میں مقابلہ حسن قراءت، حفظ قرآن، صفات باری تعالیٰ مع ترجمہ، احادیث مع ترجمہ، قرآنی اور آنحضرت کی دعائیں مع ترجمہ، نماز سادہ مکمل، تقریری مقابلہ، مقابلہ نظم اور دینی معلومات وغیرہ کے مقابلے کروائے گئے۔

دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد کھیلوں اور ہینڈی کرافٹس کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ ہینڈی کرافٹس میں لجنہ نے آدھ گھنٹہ میں کروشیا کے بہت خوبصورت نمونے بنائے جبکہ ناصرات نے ڈرائنگ میں اپنی مہارت دکھائی۔ کھیلوں میں بھی لجنہ و ناصرات نے بھرپور حصہ لیا اور خوب لطف اندوز ہوئیں۔

اختتامی اجلاس میں بوٹسوانا کی صدر لجنہ نے نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کروائے۔ اختتامی اجلاس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر میں لجنہ اماء اللہ کی اس کاوش کو سراہتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی۔

دسواں سالانہ مقالہ مضمون نویسی

جملہ قائدین، و ناظمین اطفال کی آگاہی کیلئے اعلان ہے کہ دسویں سالانہ مقابلہ مضمون نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال 2004-05 کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل عنوان تجویز فرمایا ہے۔

"سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ" آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اطفال کو اس میں شامل کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

شرائط :: مضمون کسی بھی علاقائی زبان میں تحریر کیا جا سکتا ہے۔ مضمون کم از کم تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ مضمون کاغذ کے دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور کاغذ کی پشت پر نہ لکھیں۔ مضمون میں جو بھی عبارت بصورت واقعہ تحریر کی جائے وہ مستند ہونی چاہئے۔ یعنی قرآن، حدیث، تاریخ، کتب بزرگان کے حوالہ جات مکمل اور صاف تحریر کئے جائیں اور کتب کا سن اشاعت بھی تحریر کیا جائے۔ مضمون کی ابتداء میں نام طفل، ولدیت، عمر، مجلس اور مکمل پتہ درج ہونا چاہئے۔ مضمون پر قائد مجلس کی تصدیق نہایت ضروری ہے۔ مضمون میں کسی بھی مقام میں سرخ روشنائی کا استعمال نہ کریں۔ مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ 15 اگست 2005 ہے۔ مضمون میں اول، دوم، سوم آنے والے اطفال کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر نقد انعام اور سندات کامیابی دی جائیں گی۔ نیز مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام اطفال کو شمولیت کی سند دی جائے گی۔ انعامی مضمون کے متعلق آخری فیصلہ مجلس کا ہوگا۔ قائد مجلس مقالہ کا جائزہ لیں اور 20 نمبران کے اختیار میں ہیں۔ (سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معیاری شرائط کو پورا کر سکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی منٹوں میں طے ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ 6 اگست 2004ء) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ درحقیقت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

صوبائی ایوان انصار کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کی سال 04 کی مجلس شوریٰ کی منظوری عنایت فرماتے ہوئے اراکین شوریٰ کی اس تجویز کو ازراہ شفقت منظور فرمایا ہے کہ صوبوں میں بھی ایوان انصار تعمیر کئے جائیں اس تعلق میں جن صوبوں میں ہماری مجالس کی تعداد زیادہ ہے انہیں بذریعہ سرکلر پورے پروگرام سے اطلاع دی جاچکی ہے لہٰذا مکمل اور جامع منصوبہ بنا کر دفتر انصار اللہ بھارت میں ارسال فرمائیں اگر آپ کو مرکز کی چٹھی نہ ملی ہو یا کوئی اور استفسار چاہتے ہوں تو دفتر انصار اللہ بھارت سے رابطہ کریں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت)

امتحان دینی نصاب مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے امتحان دینی نصاب کیلئے اپنی مجلس میں اطفال کی کلاسز کا انعقاد کریں اور اس کے مطابق عزیز اطفال کی بھرپور تیاری کروائیں۔ نصاب کا بغور مطالعہ کرلیں۔ اس سلسلہ میں چند امور توجہ طلب ہیں۔

۱۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کا دینی نصاب کا امتحان مورخہ 14.8.05 بروز اتوار لیا جائے گا۔ نیز جوابی پرچہ جات مرکزی دفتر کو ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال کردیں۔

۲۔ پرچہ جات کسی بھی علاقائی زبان میں دئے جاسکتے ہیں۔

آپ کی مجلس کے کم از کم پچاس فیصد اطفال ان کلاسز میں شامل ہونے چاہئیں۔ کلاسز کے انعقاد کے سلسلہ میں مبلغین اور جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلبہ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کیلئے بذریعہ ڈاک دفتر ہذا سے خط وکتابت کریں نصاب کا سرکلر تمام مجالس کو بھجوادیا گیا ہے۔

جس مجلس میں نہ ملا ہو اطلاع کرکے منگواسکتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر رنگ میں اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق دے۔

(مامون الرشید تبریز) سیکرٹری تعلیم وتربیت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ، ربوہ پاکستان

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینے کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ ﴿الحمد للہ رب العالمین. الرحمن الرحیم. ملک یوم الدین. ایاک نعبد و ایاک نستعین. اھدنا الصراط المستقیم. صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین﴾ (سورۃ الفاتحہ 2-7)۔

(روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

(ترجمہ): اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4۔ ﴿ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین﴾ (البقرہ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ. انک انت الوھاب﴾ (آل عمران 9)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

(ترجمہ): میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اس کی طرف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم. اللھم صل علی محمد وال محمد۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم. انک حمید مجید۔

(ترجمہ): اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15652 میں منظور احمد ولد محمد قاسم مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ جوبلی ہلز ضلع حیدرآباد صوبہ اے پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 دسمبر 2004ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ بمقام ملک پیٹ 145 مربع گز۔ سروے نمبر 43 پلاٹ نمبر 3B قیمت اندازاً 1.40.000۔ پلاٹ بمقام گھٹکیسر بمقام کنہ اپل 200 مربع گز۔ سروے نمبر 244 پلاٹ نمبر 22 قیمت اندازاً -/12.000 روپے۔ زمین ایک ایکڑ سروے نمبر 46 بمقام ضلع عثمان آباد (مہاراشٹر) قیمت اندازاً 60.000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از وظیفہ ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمود احمد — العبد منظور احمد — گواہ شد احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر 15653 میں رضیہ بیگم زوجہ منظور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ جوبلی ہلز ضلع حیدرآباد صوبہ اے پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04 12 18 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 1200 روپے بذمہ شوہر۔ سونے کے زیورات 22 کیرٹ گلے کی چین مع لاکٹ 800 8 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد 000 2 گرام۔ کان کی بالیاں ایک جوڑ 450 3 گرام۔ اندازاً قیمت -/7500 روپے۔ چاندی کے زیور پاؤں کی چین 60g قیمت 480 روپے۔ (والدین سے ترکہ میں ملا) زمین کا پلاٹ 160 مربع گز ضلع عثمان آباد۔ قیمت 20.000 روپے۔ زمین کا پلاٹ 200 سکیر یارڈ شمس آباد حیدرآباد قیمت 35000 روپے۔ (سروے نمبر 79813۔ سروے 376۔ پلاٹ نمبر 20-61۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد منظور احمد — الامۃ رضیہ بیگم — گواہ شد احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر 15654 میں غلام نعیم الدین ولد غلام محی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 52 سال، پیدائشی احمدی، ساکن سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد غلام نعیم الدین — گواہ شد غلام عظیم الدین

وصیت نمبر 15655 میں امۃ الحفیظ زوجہ غلام حمید الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن چھوٹا بازار فلک نما ڈاکخانہ چندرائن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/1100۔ طلائی زیور ایک عدد چین وزن 600 6 گرام اندازاً قیمت 3350 روپے۔ چھلہ ایک عدد وزن 000 5 گرام قیمت 3000 روپے بالیاں جوڑا وزن 000 2 گرام قیمت 1200 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام حمید الدین — الامۃ امۃ الحفیظ — گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15656 میں امۃ الحفیظ زوجہ نصیر الدین غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 1100 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی نکلس، چین 40.000 گرام ۲۲ کیرٹ۔ چھلا اور کان کی بالیاں ایک سیٹ 6.000 گرام ۲۲ کیرٹ۔ نقرئی زیور تین تولے کل زیور قیمت 24500 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام نعیم الدین — الامۃ امۃ الحفیظ — گواہ شد نصیر الدین غوری

وصیت نمبر 15657 میں طاہرہ بیگم زوجہ شیخ ظفر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ کاروان ضلع حیدرآباد صوبہ اے پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-3 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سونے کے زیورات 22 کیرٹ۔ گلے کا ہار ایک عدد 24 گرام۔ رانی ہار ایک عدد 30 گرام۔ گلسر ایک عدد 11 گرام، بالیاں ایک جوڑی 08 گرام، کان کے پھول 0.2 گرام جملہ وزن 75 گرام اندازاً قیمت 43000 روپے۔ چاندی کے زیورات پاؤں کے چین ایک جوڑ 150 گرام قیمت 1200 روپے۔ زمین پلاٹ 320 مربع گز۔ حافظ بابا نگر۔ حیدرآباد قیمت 3,20,000 سروے نمبر 303\308، پلاٹ نمبر 2015.2016، 1974-1973 مہر بذمہ شوہر ایک لاکھ روپیہ۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شیخ ظفر احمد — الامۃ طاہرہ بیگم — گواہ شد احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر 15658 میں سید سرفراز حسین ولد سید منظور قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن جڑچرلہ ڈاکخانہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05 1 1 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والد صاحب 1000 گز اراضی عنبرپیٹ حیدرآباد نمبر 775-3-2 قیمت اندازاً 10.00.000 اس میں حصہ 2/13 ہے۔ ترکہ والدہ صاحبہ دو ایکڑ اراضی جڑچرلہ جس میں 2/13 حصہ ہے۔ نمبر سروے 295 قیمت اندازاً 4.00.000 روپے۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سید ارشد حسین — العبد سید سرفراز حسین — گواہ شد سید افتخار حسین

وصیت نمبر 15659 میں فرحت قسیم زوجہ رفیع احمد گجراتی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05 1 24 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر خاکسار نے وصول کرلیا ہے۔ طلائی زیور سبھی 22 کیرٹ ہے۔ جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ کڑے دو عدد وزن 210g 19۔ ہار ایک عدد 16.270g کانٹے 16 630g بالیاں 4.040g انگوٹھیاں ۶ عدد 21.000g چین ایک عدد 10.000g ٹاپس ایک عدد 2.500g چین ایک عدد 400g 8 چین ایک عدد 5.000g کوکے چار عدد 000 1 کل وزن 050 104 گرام قیمت -/62430 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت فروری 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد رفیع احمد گجراتی — الامۃ فرحت قسیم — گواہ شد انس احمد خان

وصیت نمبر 15660 میں رفیع احمد گجراتی ولد چوہدری سکندر خان درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/1/05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اڑھائی کنال زمین ننگل باغباناں میں بھائی صاحب کے ساتھ مشترکہ ہے جس کا خسرہ نمبر 23R 14/2/1/2، 14/2/1/1، 14/2/2/2 ہیں اندازاً قیمت پانچ لاکھ روپے ہے۔ آبائی جائیداد ۴ کنال زمین نزد احمدیہ کالونی ہے۔ اس میں سے جو حصہ خاکسار کو ملے گا اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس چار کنال زمین کے ایک حصہ میں جانوروں کے لئے حویلی بنائی گئی ہے اندازاً قیمت 14 لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3536 روپے ہے۔ زائد آمد از کھیت وغیرہ 700 روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ فروری 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد انس احمد خان — العبد رفیع احمد گجراتی — گواہ شد جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15661 میں مستری حکیم الدین ولد قبول خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ لوہار عمر 74 سال تاریخ بیعت 83-12-20 ساکن بھٹلانہ ڈاکخانہ منگورا ضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان موضع بھٹلانہ ضلع کرنال پنچایت کی زمین ہے خسرہ نمبر نہیں ہے موجودہ لاگت -/80000 میرا گذارہ آمد از تجارت سالانہ 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد رئیس احمد — العبد حکیم الدین — گواہ شد طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

معاصرین کی آراء

میڈیا کا مسلمانوں کے خلاف
امتیازی رَویہ

آج ہمیں سب سے زیادہ شکایت اس بات کی ہے کہ وطن عزیز سے لیکر بین الاقوامی سطح تک مسلمانوں کی شبیہ کو بگاڑنے کی نہ صرف یہ کہ کوشش کی جارہی ہے بلکہ یہ اتنی بڑی سازش ہے کہ اس کے آگے ہم اپنے آپ کو شاید بے بس اور مجبور محض محسوس کرنے لگے ہیں۔ وطن عزیز میں بالخصوص ۹۰ کی دہائی میں نقطۂ عروج پر پہنچنے والی ہندوتو الہر اور عالمی سطح پر بالخصوص نائن الیون کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ہیں ان میں مسلم دشمن طاقتوں کا محبوب مشغلہ مسلم مخالف پروپیگنڈے کے سوا اور کچھ نہیں رہ گیا ہے۔ انہی طاقتوں کے زیر اثر کبھی کوئی شیطان رشدی "شیطانی آیات" تصنیف کرتا ہے تو کوئی جیری فال ویل حضور اقدس کی شان میں گستاخی کی جرأت کرتا ہے۔ کبھی کسی ابوغریب جیل کے قیدیوں کو مذہب اسلام کے حوالے سے طعن وتشنیع کا ہدف بنا کر انہیں ذہنی وروحانی اذیت پہنچائی جاتی ہے تو کبھی گنتانامو جیل میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے بدترین جرم کا بار بار ارتکاب کیا جاتا ہے۔ ہم ایسے روح فرسا واقعات کی خبریں سنتے ہیں پڑھتے ہیں اور پھر دل مسوس کر رہ جاتے ہیں۔ ہمارے اختیار میں ہوتا تو ہم ایسے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کبھی کوئی کسر باقی نہ رکھتے لیکن بیرونی دنیا تک ہماری رسائی نہیں ہے اور بیرونی دنیا تو درکنار اپنے وطن میں بھی ہمارا اثر ورسوخ اتنا نہیں ہے کہ ہم عوام الناس کے سامنے حقائق پیش کر سکیں اور میڈیا کی یلغار کے خلاف ڈھال بن سکیں۔ سوال یہ ہے کہ ہمارا اثر ورسوخ اتنا محدود کیوں ہے؟ اگر قومی میڈیا ہمارے ساتھ انصاف نہیں کرتا اُسے گڑیا اور عمرانہ تو نظر آتے ہیں وی ایچ پی کے دفتر میں ہونے والی نابالغ لڑکی کی عصمت دری کے بھیانک واقعے کی اطلاع نہیں ملتی۔ (ملاحظہ فرمائیں کٹک سے جاری ہونے والی خبر انقلاب مورخہ ۱۶ جولائی) میڈیا کے اس امتیازی رویہ کے زہر کا کیا تریاق ہے ہمارے پاس؟ کب تک ہم قومی میڈیا میں موجود متعصب عناصر کو روتے رہیں گے کب تک مسلم دشمنی کے جذبے اور پروپیگنڈے کو کوستے رہیں گے؟ آج صورت حال یہ ہے کہ ہم ٹیلی ویژن چینلوں کی کسی نہ کسی خبر کے انداز پیشکش پر روزانہ افسوس کا اظہار کرتے ہیں لیکن کسی دن اس مسئلے کے حل پر گفتگو نہیں کرتے۔ کیوں؟

میڈیا کے امتیازی رویہ کے تعلق سے ہم اس بات کی وکالت کرنا چاہیں گے کہ جتنے زیادہ صحیح الذہن نوجوان میڈیا کا رخ کریں گے اور صحافت کو خواہ وہ اخباری ہو یا برقیاتی (الیکٹرانک میڈیا) بطور کیریر اختیار کریں گے اتنے زیادہ موثر طریقے سے ہم اپنی بات عوام الناس کے سامنے رکھ سکیں گے۔ جس طرح ہم بیوروکریسی میں مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی وکالت کر چکے ہیں اسی طرح میڈیا کے زہر کا اثر زائل کرنے کیلئے اس بات کی حمایت کریں گے کہ ہمارے ذہین اور باصلاحیت نوجوان صحافت کو بطور مشن اپنائیں اور اپنے زور قلم سے اُن غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں جو بڑی تیزی سے پھیلائی جارہی ہیں اور بڑے منظم انداز میں اسلام اور مسلمانوں کو ہدف بنایا جارہا ہے۔ مسلم معاشرے کے ذمہ داران کو چاہئے کہ وہ نوجوانوں کو میڈیا کی جانب راغب کریں جو نہ صرف یہ کہ ایک پرکشش اور قیمتی پیشہ ہے بلکہ اس میں تنخواہیں بھی خاصی معقول ہیں۔ بالفاظ دیگر خدمت کی خدمت اور اجرت کی اُجرت۔ کیا ہمارا ذہن اس طرف نہیں جاتا؟ کیا ہم اپنے نوجوانوں کو اس طرف راغب نہیں کر سکتے؟

مسلمانوں میں پیدا ہونے والی بیشتر اچھی صلاحیتیں میڈیکل اور انجینئرنگ کے علاوہ کہیں اور جانے یا کچھ اور سوچنے کے لئے تیار ہی نہیں ہے۔ ڈونیشن داخلے کی تکالیف لاکھوں کے اخراجات اور ایسی ہی کئی دیگر مشکلات کے باوجود پتہ نہیں کیوں ہم ان دو شعبوں ہی کو پرکشش اور قیمتی سمجھتے ہیں جبکہ اس کے برخلاف صحافت کے جو چند کورسیز ہیں اُن میں نہ تو لاکھوں کی فیس ادا کرنی پڑتی ہے نہ ہی ڈونیشن کی لعنت سے واسطہ پڑتا ہے۔ غیر قوموں کے طلبہ ہمارے اپنے ادارے (جامعہ ملیہ اسلامیہ جو ملک میں صحافتی تعلیم کا بہترین ادارہ تصور کیا جاتا ہے) سے ماس کمیونیکیشن اور ماس میڈیا کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن ہمارے نوجوان پیچھے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیوں پیچھے ہیں جبکہ اخبارات اور ٹی وی چینلوں پر اسامیاں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر چینلوں کے ارباب اقتدار اُردو جاننے والے نوجوانوں کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ان کا تلفظ صاف ہوتا ہے اور وہ رجحان کو رزہان نہیں کہتے۔ ایسی صورتحال میں جو مسلمانوں کیلئے کافی حوصلہ بخش ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میڈیا میں ایسے لوگوں کو مامور کریں جو اسلام کی صحیح تصویر پیش کر سکتے ہوں۔ دشمن طاقتوں کے پروپیگنڈہ کا ازالہ کر سکتے ہوں کیا ہم اس جانب توجہ نہیں دیں گے؟۔

(اداریہ روزنامہ انقلاب ممبئی 17 جولائی 05)

اعلان نکاح وولادت

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر عطیۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم مولانا منظور احمد صاحب آف گھنوکے جھ درویش مرحوم قادیان کا نکاح مکرم عبد اللہ تابو صاحب ابن مکرم محمد تابو صاحب آف فرانس کیساتھ مورخہ 20 مئی 2005 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے 7500 یورو حق مہر پر پڑھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم چوہدری مقبول احمد صاحب جرنلسٹ کو مورخہ 24 اکتوبر 04ء کو بیٹی سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "شاکلہ مقبول" تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم ڈاکٹر ظہور احمد صاحب آف فیصل آباد کی نواسی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین بنائے اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ اعانت بدر 500 روپے۔

(خورشیدہ رقیہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب گھنوکے مرحوم درویش قادیان)

جو تخت مسیحا پہ جلوہ نما ہے
وہ امن و محبت کا پیکر بنا ہے
نئے عزم طرز جدا سے اٹھا ہے
ہے نعرۂ مسرور سب سے محبت
محبت محبت محبت

جو رکھے ہیں سینے میں روح بلالی
وہ ایمان لاکر بنے ہیں مثالی
ان افریقہ والوں کے رتبے ہیں عالی
وہ پاس آیا ان کے لٹانے محبت
محبت محبت محبت

مریضوں کی اس سے مسیحائی ہوگی
جو ہوں طالب علم، شنوائی ہوگی
یہاں پانیوں کی بھی سپلائی ہوگی
مٹائے گا غربت بڑھائے محبت
محبت محبت محبت

ان افریقہ والوں کا جذبہ تو دیکھو
خدائی تجلی کا جلوہ تو دیکھو
یہ پیار و محبت کا بدلہ تو دیکھو
یہ کرتے ہیں اس سے بھی بڑھ کے محبت
محبت محبت محبت

یہ خدام و لجنہ و انصار سارے
یہ چمکے ہیں جیسے درخشاں ستارے
یہ سوئے ہوئے تھے جگانے سے جاگے
یوں پستی سے اوپر اٹھائے محبت
محبت محبت محبت

یہ نغمے ترانے وفا کی ادائیں
جو دیکھیں تو ہر ایک کا دل لبھائیں
کہیں اور دنیا میں ہو تو دکھائیں
فقط احمدیت میں یہ ہے محبت
محبت محبت محبت

یہ عشق و محبت کے ناطے عجب ہیں
یہ طاعت میں خود کو جھکاتے عجب ہیں
"اواں گالے"☆ مسرور کہتے عجب ہیں
کسی سے بھی نفرت نہیں، ہے محبت
محبت محبت محبت

ہے نعرہ مسرور سب سے محبت
کسی سے بھی نفرت نہیں، ہے محبت
محبت محبت محبت

☆زندہ باد

مبارک احمد ظفر لندن

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا شاہ نام شاہ زیب تجویز کیا گیا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے اس کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر، نیک صالح، خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد مصطفیٰ معلم وقف جدید بیرون سرکل کاماریڈی آندھرا)

ایک مہینے میں عراق سے نکل جاؤ ورنہ سنگین نتائج کا سامنا کرنا ہوگا

القاعدہ کا مغربی ممالک کو آخری انتباہ

القاعدہ نیٹ ورک نے یوروپی ملکوں کو انتباہ دیا ہے کہ اگر انہوں نے ایک ماہ کے اندر عراق سے اپنی فوجیں واپس نہ بلائیں تو انہیں لندن بم دھماکوں جیسے حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ القاعدہ گروپ کے بریگیڈ ابو حفص المصری کے دستخط سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ "یہ پیغام یوروپی ملکوں کیلئے آخری وارننگ ہے ہم آپ کو سرزمین عراق سے اپنی فوجیں واپس بلانے کیلئے ایک مہینے کی مہلت دیتے ہیں" اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ یہ بیان ۱۶ جولائی کو جاری کیا گیا تھا جس میں مزید کہا گیا ہے کہ ۱۵ اگست کے بعد کوئی پیغام نہیں جاری کیا جائے گا بلکہ کاروائیاں کی جائیں گی جو یورپ کے دل پر اپنے نقش چھوڑ جائیں گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "یہ اللہ کے نام پر خونریز جنگ ہوگی۔ ہم اس پیغام کے ذریعے ڈنمارک، ہالینڈ، برطانیہ، اٹلی اور ان ملکوں کے حملہ آوروں سے مخاطب ہیں جن کی فوجیں اب بھی عراق میں موجود ہیں۔ یہ ہمارے آخری الفاظ ہیں۔ مجاہدین آپ کی راجدھانیوں میں آپ سے دوسرے الفاظ میں مخاطب ہوں گے"۔ ◉ (روزنامہ انقلاب ممبئی 20 جولائی)

پاکستان میں

مسجدوں اور مدرسوں پر چھاپے

دہشت گردوں کو پناہ دینے اور نفرت آمیز لٹریچر کی ترسیل کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے پاکستان میں حکومت نے ۲۰۰ سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا ہے جس میں اکثریت علماء اور مدارس کے طلباء کی ہے۔ حکومت نے اس کارروائی کو کالعدم مذہبی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن کا نام دیا ہے اور اس دوران کئی رسائل و جرائد پر بھی پابندی عائد کردی ہے۔ حکومت نے متعدد مساجد، مدارس سمیت مختلف تنظیموں کے دفاتر پر چھاپے مارے۔ لاہور پولیس کے سربراہ طارق سلیم نے نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ وہ اس بات کی تفتیش کر رہے ہیں کہ گرفتار کئے گئے افراد کا تعلق لندن بم دھماکوں میں ملوث مبینہ خودکش حملہ آوروں سے ہے یا نہیں۔ وفاقی وزیر داخلہ آفتاب شیرپاؤ کا کہنا ہے کہ وہ ابھی گرفتار ہونے والے افراد کی تعداد نہیں بتا سکتے۔ تاہم اطلاعات کے مطابق کراچی، اسلام آباد، ڈیرہ غازی خان، لاہور، پاکپتن، خوشاب اور فیصل آباد سے کئی افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اور کالعدم تنظیموں کے کارکنوں کی گرفتاری کیلئے مزید چھاپے مارے جارہے ہیں۔ چھاپوں کے دوران کئی مقامات پر پولیس اور مدارس کے طلباء کے درمیان تصادم بھی ہوا جس کی بنا پر پولیس کو لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کرنا پڑا۔ اسلام آباد میں رات گئے پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ایک ٹیم نے لال مسجد پر چھاپہ مارا اور 7 افراد کو حراست میں لیا۔ اس موقع پر پولیس اور لال مسجد سے ملحقہ مدرسے کے طلباء میں تصادم بھی ہوا اور پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی۔ مدارس کے خلاف یہ کاروائی صدر پاکستان کے حکم پر کی گئی۔ اسلام آباد کے علاقے کراچی کی ایک مسجد کے امام اور نور مسجد کے ایک امام کی گرفتاری کے لئے بھی چھاپے مارے گئے۔ اس کے علاوہ راولپنڈی میں بھی جیش محمد تنظیم کے تحت چلنے والے ایک میگزین کے دفتر پر بھی چھاپہ مارنے کے بعد اسے سیل کردیا گیا۔ کراچی کے ٹاؤن پولیس آفیسر صدر ثناء اللہ کے مطابق 3 جریدوں ضرب مومن، وجود، فرائیڈے اسپیشل کے دفاتر بھی بند کردیئے گئے۔ حکام یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ یہ کاروائی لندن بم دھماکوں کے تناظر میں ہورہی ہے۔ پاکستان میں اس سے قبل ایسے کئی کریک ڈاؤن کیے گئے ہیں جو وقتی طور پر تو موثر ثابت ہوتے ہیں مگر کچھ عرصے بعد کالعدم تنظیمیں نئے ناموں سے پھر سرگرم ہوجاتی ہیں۔

لندن کے سلسلہ وار بم دھماکوں کے ذمہ داروں کو تلاش کرنے میں مکمل تعاون کرنے کا پاکستانی صدر پرویز مشرف نے برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر کو جو یقین دلایا تھا اس پر بغیر کوئی تاخیر کے عمل درآمد شروع کردیا گیا ہے۔ پاکستانی پولیس نے ۱۶ جولائی کو مدرسہ منظور العلوم پر چھاپہ مارا جہاں ۲۰۰۴ میں ہوئے ایک اجلاس میں لندن میں خودکش دھماکے کرنے والے ۴ افراد میں سے ایک نے شرکت کی تھی۔ پولیس نے مذکورہ مدرسے پر چھاپہ مار کر اس کے مہتمم کو حراست میں لے لیا ہے۔ چھاپوں کے دوران پولیس نے مدرسوں کے اساتذہ طلبہ اور منتظمین سے پوچھ تاچھ کی۔ نیز مورخہ ۱۷ جولائی کو ان خبروں کے پیش نظر کہ لندن بم دھماکوں کے ۳ خودکش بمبار پاکستان آئے تھے پاکستان اور برطانوی تفتیش کاروں کی ایک مشترکہ ٹیم نے اسلام آباد کے دو دینی مدارس کا معائنہ کیا اور ان کے ذمہ داروں اور طلباء سے پوچھ تاچھ کی۔ ◉

برطانیہ کے مختلف شہروں میں مساجد پر حملے اور مسلمانوں کو خطرناک نتائج کی دھمکیاں

لندن میں مسلمانوں کے خلاف اور خاص طور سے مساجد پر شرانگیزوں کے حملوں کا سلسلہ سا شروع ہوگیا ہے جن میں بطور خاص لیڈس، بیلویڈیئر، بیلفورڈ اور برکن ہیڈ کی مسجدوں کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ مشرقی لندن اور برسٹل میں مزید ۳ مسجدوں پر حملوں کی خبر موصول ہوئی ہے۔ پولیس کے ترجمان برائن پیڈرک نے کہا کہ مذہب اور ذات کی بنیاد پر تشدد اور نفرت پر مبنی جرائم کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے انہوں نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ "ہمارے پاس نفرت پر مبنی جرائم اور مذہب اور ذات کی بنیاد پر دہشت گردانہ کارروائیوں کی زیادہ رپورٹیں درج کی گئی ہیں۔" دی مسلم نیوز نامی اخبار کے مطابق لندن کی ایک مسجد پر ہونے والے حملے میں اس کی ۱۹ کھڑکیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ جنوبی لندن میں واقع ایک گوردوارے کی کھڑکیوں پر بوتلیں پھینکتے ہوئے پانچ گورے آدمیوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے سکھوں کے لیڈر نے کینٹ میں واقع ایک گوردوارے میں آگ لگائے جانے کے بعد پولیس سے مزید حفاظتی انتظامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ برطانوی مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم مسلم کونسل آف برٹین کو گزشتہ روز کے بم دھماکوں کے بعد مبینہ طور پر دھمکیوں کے ایک ہزار سے زائد ای میل موصول ہوئے ہیں نفرت آمیز الفاظ سے بھرے ہوئے ان ای میلوں میں مسلمانوں کو خطرناک نتائج کی دھمکیاں دی گئی ہیں جس کی وجہ سے برطانیہ کی سب سے بڑی اقلیت کو تشویش لاحق ہوگئی ہے ان دھمکیوں کے پیش نظر برٹش میڈیا نے اتحاد کا مظاہرہ کرنے کی اپیل کی ہے۔ ◉

نیوزی لینڈ میں ۲ مساجد پر حملے

لندن میں ہونے والے سلسلہ وار بم دھماکوں کو بہانہ بنا کر مغربی ممالک میں آباد شرپسندوں نے مسلمانوں اور ان کے مذہبی مقامات کو نشانہ بنانا شروع کردیا ہے۔ نیوزی لینڈ میں ۳ مساجد اور ایک اسلامی ثقافتی مرکز کو تباہ و برباد کردیا گیا ہے پولیس کے مطابق نیوزی لینڈ میں ہوئے یہ حملے مسلم جنگجو تنظیموں کے ذریعہ لندن میں سلسلہ وار بم دھماکوں کا رد عمل ہیں۔ آکلینڈ میں ہوئے مسلمانوں کے خلاف تشدد کے تازہ واقعات میں شرپسندوں نے یہاں نیوزی لینڈ مسلم ایسوسی ایشن کے زیر انتظام چلنے والی ایک مسجد کے علاوہ دیگر ۲ مساجد پر حملہ کرکے ان کی کھڑکیاں اور دروازے توڑ دیئے اس کے علاوہ آکلینڈ کے جنوب میں واقع 'الفاروق اسلامی ثقافتی سینٹر' کو بھی حملہ آوروں نے اپنی شرپسندی کا نشانہ بنایا۔ مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے نیوزی لینڈ کی وزیراعظم ہیلن کلارک نے کہا کہ "نیوزی لینڈ کے شہری لندن میں ہونے والے دہشت گردانہ حملوں سے شدید خوفزدہ ہیں لیکن اس کے باوجود یہ غلط ہے کہ رد عمل کے طور پر یہاں آباد مسلمانوں کو نشانہ بنایا جائے۔ نیوزی لینڈ میں رہنے والے مسلمان دوسرے فرقوں کی طرح قانون کا احترام کرنے والے امن پسند شہری ہیں۔ ◉

دہشت گرد اسلام کے حقیقی تشخص کو مسخ کر رہے ہیں

سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز الشیخ

سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز الشیخ نے لندن میں ہونے والے بم دھماکوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گرد اسلام کے حقیقی تشخص کو مسخ کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اسلام میں معصوم افراد کی جان لینے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے جبکہ دہشت گرد اپنے گھناؤنے جرائم کو اسلام سے منسلک کرکے اسلام کی حقیقی شناخت کو مسخ کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے اور معصوم افراد کے انفرادی یا اجتماعی قتل عام کی اسلام میں سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اسلام اصلاح پسندی کا دین ہے اور یہ انسانیت کی فلاح اور ترقی کا درس دیتا ہے۔ مفتی اعظم نے کہا کہ اسلام زمین پر فساد پھیلانے والے کسی بھی اقدام کو سب سے بڑا جرم قرار دیتا ہے اور اسلام میں دہشت گردی کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ ◉

آسام میں مسلمانوں کے تحفظ کا قانون ختم کردیا گیا

سپریم کورٹ نے گزشتہ دنوں اس متنازعہ تارکین وطن قانون کو ختم کردیا جس سے آسام کے مسلمانوں کا تحفظ ہوتا تھا۔ اس قانون کے ختم کیے جانے کے بعد انتظامیہ کسی بھی فرد کو بنگلہ دیشی یا غیر ملکی قرار دیکر ریاست سے نکال سکتی ہے۔ اس قانون کے ختم کیے جانے پر سنگھ پریوار اور خاص طور پر بی جے پی کے رضاکاروں نے جشن منایا اور آسام کی سڑکوں پر جلوس نکال کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

آسام کا یہ قانون اصل میں مسلمانوں کا دفاعی قانون تھا جس کی سب سے زیادہ مخالفت آل آسام اسٹوڈنٹس یونین (آسو) کی جانب سے کی جارہی تھی اور اس نے سپریم کورٹ میں اسے ختم کرنے کے لئے مقدمہ دائر کیا ہوا تھا۔ عدالت عالیہ میں اس قانون کے دفاع کے لئے آسام جمعیت علماء ہند کی جانب سے مقدمہ لڑا جارہا تھا اس قانون کے ختم کئے جانے سے آسام کے مسلمانوں میں شدید بے چینی پائی جارہی ہے۔ جمعیت علماء ہند کے ترجمان بشیر احمد کا کہنا ہے کہ اس قانون کے ختم کئے جانے کے بعد اب صرف مسلمانوں کو پریشان کیا جائے گا۔

ٹریبونل کے ذریعہ غیر ملکی تارکین وطن کے تعین کا ایکٹ ختم کرنے کے سپریم کورٹ کے فیصلہ پر ملا جلا رد عمل دکھائی دیا۔ آل آسام اسٹوڈنٹس یونین (آسو) اور آسام گن پریشد جیسی دیگر علاقائی تنظیموں نیز بی جے پی نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ دوسری جانب کانگریس یونائیٹیڈ مائناریٹی اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) نے خاموشی اختیار کررکھی ہے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے نے آسام کی تمام سیاسی پارٹیوں کی دکانیں بند کردی ہیں کیونکہ گزشتہ 2 دہائی سے ہر پارٹی مذکورہ ایکٹ کی حمایت یا مخالفت کے سہارے پھل پھول رہی تھی۔ برہم پتر کے تمام علاقوں میں فتح کے جلوس نکالے جانے مٹھائیاں تقسیم کرنے اور پٹاخے داغنے کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ اس موقع پر آل اسٹوڈنٹس یونین (آسو) کے رضاکاروں نے جشن منایا اور ایک دوسرے کو مبارک دی۔ ◉

بوسنیا میں مسلمانوں کے قتل عام کی ۱۰ ویں برسی

بوسنیا کے شہر 'سربیرینتزا' میں سرب فوج کے ہاتھوں ہزاروں مسلمانوں کے قتل عام کی دسویں برسی منائی جارہی ہے ۱۹۹۵ء میں سرب فوج نے ۸۰۰۰ بوسنیائی مسلم مرد اور بچوں کو ہلاک کردیا تھا۔ یہ دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ میں سب سے گھناؤنا قتل عام تھا۔ پوٹوکاری کے قبرستان میں ہلاک ہونے والوں کی یاد میں ہونے والی تقریب میں برطانوی فرانسیسی اور ڈچ حکام حصہ لے رہے ہیں۔ اسی دوران نئی شناخت ہونے والی ۶۱۰ لاشوں کی باقیات کو بھی دفنا دیا جائے گا گزشتہ ہفتے اس جگہ پر دو بم ملنے کے بعد سیکورٹی مزید سخت کردی گئی ہے۔ بعد میں ان دو بموں کو ناکارہ بنا دیا گیا۔ علاقے میں ۱۵۰۰ سے زائد پولیس والے تعینات کردیئے گئے ہیں سربیا کے صدر بورس تاجک بھی ایک وفد کی صورت میں اس تقریب میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ سرب حکام اس میں حصہ لے رہے ہیں ان کی شمولیت پر سخت گیر سرب بہت اعتراض کر رہے ہیں۔ صدر تاجک نے قتل عام کی مذمت کی اور کہا ہے کہ وہ بے گناہوں کے لئے سر جھکائیں گے۔ ◉

بقیہ رپورٹ دورہ کینیڈا
از صفحہ نمبر ۱۶

ہزار سے زائد احباب جماعت مردوخواتین، بچوں بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے استقبال کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ 'مرزا غلام احمد کی جے'، 'خلافت احمدیہ زندہ باد' اور 'حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد' کے نعرے بلند کئے گئے۔ اور '' جان و مال آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں'' کے الفاظ بار بار بلند آواز سے دہرائے جارہے تھے۔ بچوں نے استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ جماعت احمدیہ کیلگری کی مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر جماعتی عہدیداران نے اس موقع پر حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

خواتین ایک بڑے ہال کے اندر جمع تھیں حضور انور اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے بڑے پُر جوش نعرے بلند کئے اور اپنے پیارے آقا کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا۔ بچیوں نے جو رنگا رنگ کے خوبصورت لباس پہنے ہوئے تھیں استقبالیہ خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔ اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور نے اسی سنٹر میں چار بجے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پونے پانچ بجے حضور انور رہائشگاہ سے ملحقہ حصہ میں اپنے دفتر میں تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات دس بجے تک یعنی مسلسل سوا پانچ گھنٹے جاری رہا۔ اس دوران جماعت احمدیہ کیلگری کی ایک سو ایک فیملیز کے 483 ممبران نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو پہلی مرتبہ حضور انور سے مل رہی تھیں۔ ان سب ملاقات کرنے والوں کے چہرے خوشی مسرت سے معمور تھے۔ یہ سب لوگ آج بے حد خوش تھے یہ آج پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے ملنے کی سعادت پا رہے تھے۔ جب حضور انور سے مل کر باہر نکلتے تو ایک دوسرے سے اپنی خوش نصیبی کا اظہار کرتے۔

ملاقاتوں کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور نے مذکورہ سنٹر میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کیلگری (Calgary) جماعت کا یہ پہلا دورہ ہے۔ احباب جماعت کیلگری اپنی اس خوش بختی اور سعادت پر بہت خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز فجر، ظہر وعصر اور مغرب وعشاء پر حاضری خوش کن ہے اور لوگ دور دور سے سفر کر کے نمازوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

کینیڈا کے صوبہ البرٹا (Albarta) میں کیلگری کا یہ خوبصورت شہر Bow River اور Elbow River کے سنگم پر 1870ء سے آباد ہے۔ اس شہر کا گردونواح سرسبز فضائیں سے شاداب ہے اور شہر کے ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی راکی کوہسار (Rocky Mountains) کی چوٹیاں دلکش نظارہ پیش کرتی ہیں۔

کیلگری میں جماعت کا باقاعدہ قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں بطور مشن ہاؤس ایک عمارت حاصل کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کی ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابتدائی سالوں میں یہاں کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف 500 ڈالر تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کا سالانہ بجٹ 16 لاکھ ڈالر سے زائد ہے۔ الحمد للہ

وینکوور سے کیلگری تک کے چارروزہ سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ کے قافلہ میں اس سفر کے میزبان مکرم لطف الرحمن خان صاحب کو اپنی فیملی کے ہمراہ شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ امیر صاحب کینیڈا، ملک لال خان صاحب نائب امیر دوم کینیڈا اور صدر خدام الاحمدیہ کو اپنی خدام کی ایک سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ شامل ہونے کی سعادت ملی۔ مکرم شعیب نصر اللہ صاحب بھی اپنی اہلیہ کے ہمراہ اس سفر میں شامل تھے۔ وینکوور میں قیام اور اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ کی کار ڈرائیو کرنے کی سعادت مکرم لطف الرحمن خان صاحب اور ان کے برادر اصغر مکرم ڈاکٹر وسیم الرحمن خان صاحب کے حصہ میں آئی۔

16رجون 2005ء بروز جمعرات:

صبح نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Recreation Centre تشریف لاکر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں معروف رہے۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے ارد گرد سرسبز وشاداب علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً 40 منٹ کی سیر کے بعد واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

بعد از دوپہر حضور انور ایدہ اللہ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے سنٹر میں تشریف لے جاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات پونے دس بجے تک جاری رہیں۔ جماعت احمدیہ کیلگری کی 71 فیملیز کے 342 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ساڑھے دس بجے حضور انور نے سنٹر میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

17 جون 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Lake Chestermere Recreation Centre میں تشریف لاکر پڑھائی۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام جماعت نے اسی مذکورہ سنٹر میں کیا تھا۔ حضور انور اپنی رہائشگاہ سے پونے دو بجے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے اور دو بجے اس سنٹر میں پہنچے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں LIVE نشر ہوا۔ اس خطبہ کا مکمل متن علیحدہ شائع کیا جارہا ہے۔ آج کا دن جماعت احمدیہ کیلگری کے لئے ایک تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے کہ کینیڈا کے مغربی حصہ میں آباد صوبہ البرٹا (ALBERTA) کے شہر کیلگری (Calgary) کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو MTA کے ذریعہ LIVE نشر ہوا۔

نماز جمعہ میں کیلگری جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں وینکوور، ٹورانٹو، ایڈمنٹن اور ریجائنا سے بھی احباب جماعت سفر طے کر کے شامل ہوئے۔

امریکہ کی جماعتوں واشنگٹن، لاس اینجلیز، میامی، کلیو لینڈ، میری لینڈ، ڈیلس، لارل آئی لینڈ، سلیکان ویلی، ورجینیا، نیو جرسی، ہیوسٹن، لانگ آئی لینڈ اور ڈیٹرائٹ سے مختلف فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کر کے کیلگری پہنچیں اور نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات 9:30 بجے تک جاری رہیں۔ آج امریکہ کی 14 جماعتوں، لاس اینجلیز، میامی، کلیو لینڈ، ڈیلس، لارل آئی لینڈ، سنٹرل جرسی، سلیکان ویلی، نارورن ورجینیا، ورجینیا بیچ، ہیوسٹن، نیو جرسی، ہیوسٹن، لانگ آئی لینڈ اور ڈیٹرائٹ، لارل میری لینڈ سے آنے والی 27 فیملیز کے 75 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والوں میں بعض فیملیز 3500 ہزار میل سے زائد کا سفر کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

امریکہ کی جماعتوں کی ملاقاتوں کے علاوہ کیلگری جماعت کی 25 فیملیز کے 143 افراد نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح مجموعی طور پر 52 خاندانوں کے 218 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے جماعت احمدیہ کیلگری کی زیر تعمیر ہونے والی بیت الرحمن، مشن ہاؤس، دفاتر و رہائشی حصے کے نقشہ جات ملاحظہ فرمائے۔ مسجد کی انتظامیہ نے حضور انور کی خدمت میں یہ نقشہ جات پیش کئے اور مسجد کی تعمیر کے متعلق مختلف امور کی وضاحت کی۔ حضور انور نے یہ نقشہ جات ملاحظہ فرماتے ہوئے انتظامیہ سے مختلف امور دریافت فرمائے۔ اور تعمیری پلان کے بارہ میں مختلف استفسارات فرمائے اور بعض امور کا تفصیل سے جائزہ لیا۔

ساڑھے دس بجے حضور انور نے Recreation Centre تشریف لے جاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج دوپہر کے بعد سے رات گئے تک شدید موسلادھار بارش کا سلسلہ جاری رہا جس کے ساتھ یخ بستہ اور تیز ٹھنڈی ہوائیں چلتی رہیں۔ جس کی وجہ سے غیر متوقع طور پر موسم کی شدت میں مزید اضافہ ہوا اور ایک طوفانی موسم کی کیفیت رہی۔ لیکن اس کے باوجود اللہ کے فضل سے تمام پروگرام اپنے وقت پر بخیر وخوبی انجام پائے۔ ملاقاتوں کے لئے آنے والی فیملیز مختلف جگہوں پر گاڑیاں پارک کر کے بارش میں بھیگتی ہوئی پہنچیں اور پھر بارش کی اس شدید سردی میں اپنی باری کی منتظر رہیں اور اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت اور اپنی اس خوش نصیبی پر بے حد خوش تھیں۔ ان کی یہ خوشی اور خوش بختی موسم کی شدت پر غالب تھی۔ ملاقات کے بعد یہ لوگ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے نماز سنٹر کا رخ کرتے تھے اور وہاں نماز کے وقت سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے پہنچ کر نماز کے لئے انتظار کرتے تھے۔ احباب جماعت ان ایام میں برکتوں کے حصول کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولیٰ کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللّٰھُمّ انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

الرحیم جیولرز
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol - 54 | Tuesday | 2 AUG 2005 | Issue No 31

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 250
By Air 20 Pound or 40 U S $
30 euro
By Sea 10 Pound or 20 U S

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

کیلگری میں ورود مسعود۔ ایک ہزار سے زائد احباب جماعت مرد و زن اور بچوں کی طرف سے والہانہ استقبال

کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز علاقوں سے آنے والے ایک ہزار سے زائد افراد نے اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ سے ذاتی و فیملی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

کیلگری سے پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا۔

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

14 / جون 2005ء بروز منگل:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔ Banff کا علاقہ جہاں رات قیام تھا بہت خوبصورت قدرتی مناظر اور بعض تاریخی مقامات پر مشتمل ہے۔

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Banff National Museum دیکھنے کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں چند منٹ کے لئے رک کر حضور انور نے Bow River Fall دیکھی۔ Bow نام کی ایک جھیل سے نکلنے والا ایک دریا بعض دوسرے نالوں اور ندیوں کے ساتھ مل کر Bow River کے نام سے Banff قصبہ سے گزرتا ہے۔ اور عین قصبہ کے درمیان اس پر ایک آبشار ہے۔ اس آبشار کے ایک طرف بلند پہاڑ ہے جب کہ دوسری طرف پارک اور آبادی ہے۔ یہی دریا بعد میں ایک لمبا سفر طے کر کے کیلگری شہر سے گزرتا ہے اور شہر کو شمال اور جنوب دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

اس فال کو دیکھنے کے بعد آگے روانگی ہوئی اور گیارہ بجے حضور انور Buffalo Nations Museum پہنچے۔ کینیڈا کے قدیم باشندے جنہیں First Nations (ابتدائی اقوام) کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک قبیلہ Buffalo Nation کہلاتا ہے اور یہ قبیلہ Banff اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں آباد تھا۔ یہ میوزیم اسی قبیلہ کے کلچر، رسم و رواج، رہن سہن اور ان کے عقائد اور روایات کے بارہ میں تاریخ پر مشتمل ہے۔ جس میں تصویروں، موم سے بنے ہوئے مجسموں اور جانوروں کو Stuff کر کے ایسے مناظر پیش کئے گئے ہیں جن سے اس قوم کے کلچر اور روزمرہ کے رہن سہن اور ان کے معاشرہ کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس میوزیم کے مختلف حصے ہیں۔ اس میوزیم کو دیکھتے ہوئے یوں لگتا ہے جیسے انسان اس قبیلہ کے کسی گاؤں میں گھوم رہا ہے۔ کہیں شکار کیا جا رہا ہے تو کہیں عورتیں بیٹھی شکار کا گوشت سکھا رہی ہیں۔ کہیں کھانا پک رہا ہے تو کہیں خواتین اپنے بچوں کو سنبھال رہی ہیں اور مختلف گھریلو جانور پاس کھڑے ہیں۔ شام کے وقت لوگ اکٹھے دائروں کی شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور گفتگو ہو رہی ہے۔ غرض اس میوزیم میں اس قوم کی زندگی کا پورا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے۔

میوزیم کے گائیڈ نے جو خود بھی اسی قوم سے تعلق رکھتا تھا، حضور انور کو میوزیم کے مختلف حصوں کے بارہ میں تفصیلی معلومات مہیا کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس گائیڈ سے مختلف امور دریافت فرمائے۔

اس قوم میں بگڑے ہوئے مذہب کا تصور بھی ملتا ہے۔ ایک شخص نے اپنی بیماری، تکالیف اور غربت و افلاس سے نجات پانے کے لئے اپنے آپ کو ایک مخصوص طرح کی صلیب پر لٹکایا ہوا ہے اور وہ ان تکالیف سے نجات پانے کے لئے یہ عمل کرتا ہے۔ اس منظر پر گائیڈ نے بتایا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا اسی طرح اس شخص نے بھی اپنے آپ کو لٹکایا ہوا ہے۔ اور یہ شخص کچھ عرصہ کے لئے اسی حالت میں رہتا ہے اور مرتا نہیں ہے اور پھر صلیب سے اتر آتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح اس قوم کے رواج کے مطابق یہ آدمی صلیب پر لٹکا رہتا ہے اور مرتا نہیں ہے اس سے لوگوں کو سمجھ جانا چاہئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

اس میوزیم کو دیکھنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی علاقہ میں Cave and Basin National Historic site of Canada تشریف لے گئے۔ یہ جگہ Banff قصبہ کے جنوبی جانب SULPHUR MOUNTAIN کے نام سے موسوم ہے۔ اس جگہ سلفر ملے ہوئے گرم پانی کے چشمے ہیں۔ اس میوزیم کا ایک حصہ پہاڑ تلے ایک غار پر مشتمل ہے جس کے اندر کچھ فاصلہ طے کر کے ایک پانی کے حوض پر پہنچتے ہیں جو پہاڑ کے نیچے قدرتی طور پر بنا ہوا ہے اور پہاڑ کے اندر سے ہی سلفر کا گرم پانی اس میں گرتا رہتا ہے۔ اس کی دیواریں پختہ کر کے اس کو باقاعدہ ایک حوض کی شکل دی گئی ہے۔ اس حوض کے اوپر پہاڑ کا سارا حصہ خالی ہے اور ایک ہال نما جگہ بن گئی ہے اور اوپر پہاڑ کی چوٹی میں سوراخ ہے جس سے باہر کی روشنی بھی اندر آتی ہے۔

اس غار کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب ڈیڑھ سو سال پہلے اس پہاڑی علاقہ میں ریل کی پٹڑی بچھائی جا رہی تھی تو کام کرنے والے ایک مزدور کا پاؤں اس جگہ زمین میں دھنس گیا اور زمین میں ایک سوراخ بن گیا۔ اس پر اس مزدور اور اس کے ساتھیوں نے سوراخ کی گہرائی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے اندر ایک درخت کو کاٹ کر لٹکایا تو سارے کا سارا درخت اس میں غائب ہو گیا۔ اس سے انہیں اس بات کا اندازہ ہوا کہ یہاں پہاڑ کے نیچے کوئی بہت بڑی غار ہے۔ اس پر علاقہ کے چند لوگوں نے مل کر اس جگہ کو خرید کر اپنی مالی منفعت کے لئے اسے سیرگاہ بنانا چاہا۔ جس پر اس شہر اور صوبہ کی طرف سے مخالفت ہوئی کہ اس طرح کے مقامات قومی ورثہ ہیں۔ چنانچہ اس کو حکومت نے اپنی تحویل میں لیا اور اس طرح کینیڈا کی تاریخ میں یہاں پہلا نیشنل پارک قائم ہوا۔ اس کے بعد پھر قومی ورثوں کو محفوظ کرنے اور پارکوں کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا تو اب ملک بھر میں ایسی سینکڑوں سیرگاہیں بن چکی ہیں۔

اس جگہ کو دیکھنے کے بعد حضور انور کینیڈا کی ایک بہت مشہور اور خوبصورتی میں بے مثال جھیل Lake Louis پر تشریف لے گئے۔ اس جھیل کو تین اطراف سے برف پوش پہاڑوں نے گھیرا ہوا ہے۔ ایک طرف پہاڑ پر ایک بڑا گلیشیر ہے جو جھیل کے کنارے سے کچھ فاصلہ تک پہنچا ہوا ہے۔ یہ خوبصورت جھیل ان پہاڑوں کے درمیان ایک پیالہ کی شکل میں ہے اور یہ بات اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے۔

یہاں حضور انور نے کچھ دیر قیام فرمایا اور اس جھیل کے کنارے سیر بھی کی اور مختلف حسین مناظر کی، جہاں ہر منظر سے خالق کائنات کا حُسن نظر آتا ہے تصاویر بھی بنائیں۔

یہاں سے پونے تین بجے کے قریب حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ Royal Canadian Lodge تشریف لے آئے۔ جہاں ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قصبہ میں سے گزرتے ہوئے Bow River کے کنارے پیدل سیر کی۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

سوا دس بجے حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

15 / جون 2005ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق Banff سے کیلگری کے لئے روانگی تھی اور 1617 کلومیٹر کے اس سفر کا اختتام تھا جو ۱۱ / جون ہفتہ کے روز وینکوور سے کیلگری جانے کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔

صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور انور اپنی قیامگاہ Royal Canadian Lodge سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد کیلگری کے لئے روانگی ہوئی۔ Banff سے کیلگری کا فاصلہ 128 کلومیٹر ہے۔

کیلگری میں ورود مسعود

پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد سوا ایک بجے حضور انور کیلگری پہنچے۔ یہاں حضور انور کی رہائش کا انتظام ملک عبد الباری صاحب جو ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم کے داماد ہیں کی رہائشگاہ پر کیا گیا تھا۔ رہائشگاہ پر مجلس عاملہ کیلگری کے ممبران اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور رہائشگاہ کے اندر تشریف لے گئے۔

رہائشگاہ سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر Lake Chestermere کے کنارے ایک Recreation Centre جماعت نے نمازوں کی ادائیگی اور مختلف پروگراموں کے لئے حاصل کیا تھا۔ استقبالیہ تقریب کا اہتمام بھی اسی سنٹر میں کیا گیا تھا۔

والہانہ استقبال

حضور انور اپنی رہائشگاہ سے ساڑھے تین بجے اس سنٹر کے لئے روانہ ہوئے اور دس منٹ کے سفر کے بعد اس سنٹر میں پہنچے جہاں کیلگری جماعت کے ایک

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں